
میرپور
سے
برطانیہ
ہجرت
کی
تاریخ
کا
ایک
تحقیقی
مطالعہ
MANGLA DAM
کیا
میرپوری برادری
منگلا ڈیم کی وجہ سے
برطانیہ پہنچی؟
حقیقت کیا، افسانہ کیا؟
میرپور سے برطانیہ ہجرت کی تاریخ کا
ایک تحقیقی، تاریخی اور دستاویزی مطالعہ
WELCOME
TO
BRITAIN
Stratham 159
مصنف
زاہد اقبال فاروقی
پہلا ایڈیشن
2026

کیا میرپوری برادری منگلا ڈیم کی وجہ سے برطانیہ پہنچی؟

حقیقت کیا، افسانہ کیا؟

میرپور سے برطانیہ ہجرت کی تاریخ کا ایک تحقیقی و دستاویزی مطالعہ

محقق و مصنف

زاہد اقبال فاروقی

تحقیقی موضوعات

- میرپور کی تاریخی و سماجی حیثیت
- برطانیہ ہجرت کا تاریخی پس منظر
- منگلا ڈیم اور نقلِ مکانی
- برطانوی امیگریشن قوانین
- ورک واؤچر اسکیم کی حقیقت
- چین مائیگریشن (Chain Migration)
- برطانوی مؤرخین کی تحقیقات
- تاریخی حقائق اور عام غلط فہمیاں
- برطانیہ میں میرپوری برادری کا کردار
- تحقیقی نتائج اور مستقبل کے امکانات

پہلا ایڈیشن

2026 ء

حقوقِ اشاعت

عنوان:
کیا میرپوری برادری منگلا ڈیم کی وجہ سے برطانیہ پہنچی؟
ذیلی عنوان:
حقیقت کیا، افسانہ کیا؟
میرپور سے برطانیہ ہجرت کی تاریخ کا ایک تحقیقی، تاریخی اور دستاویزی مطالعہ

محقق و مصنف : زاہد اقبال فاروقی

موبائل نمبر: 00966559154307

واٹس ایپ :00923005513597

ای میل ایڈریس : zifarooqi@gmail.com

پہلا ایڈیشن:
2026ء

اس کتاب میں پیش کیے گئے تاریخی واقعات، اعداد و شمار اور تجزیات مستند سرکاری دستاویزات، علمی تحقیقات اور دستیاب تاریخی مآخذ کی بنیاد پر مرتب کیے گئے ہیں۔ اگر آئندہ کسی نئے مستند تحقیقی مواد یا سرکاری ریکارڈ سے مختلف معلومات سامنے آئیں تو انہیں علمی تحقیق کا حصہ سمجھا جائے گا۔

اس کتاب کا مقصد کسی فرد، ادارے، حکومت، قوم یا برادری کی حمایت یا مخالفت نہیں بلکہ تاریخی حقائق کا غیر جانب دار اور دستاویزی مطالعہ پیش کرنا ہے۔

مصنف:
زاہد اقبال فاروقی

پہلا ایڈیشن: 2026ء

زبان: اردو

انتساب

یہ کتاب اُن ہزاروں مردوں، عورتوں اور بچوں کے نام، جنہیں تاریخ کے ایک نازک موڑ پر اپنے آبائی گھر، اپنی زمینیں، اپنے کھیت اپنے آبا و اجداد کی قبریں اور اپنی بستیوں کو خیر باد کہنا پڑا؛ مگر جنہوں نے مصائب کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنے کے بجائے صبر، محنت، استقامت اور ایمانِ محکم کے ساتھ نئی سرزمینوں میں اپنی شناخت، اپنی عزت اور اپنے مستقبل کی تعمیر کی۔

یہ اُن اہلِ علم، مؤرخین، محققین اور اساتذہ کے نام بھی، جنہوں نے تعصب، جذباتیت اور مروجہ بیانیوں کے دباؤ سے بالاتر ہو کر تاریخی حقائق کو دستاویزی شواہد اور علمی دیانت کے ساتھ محفوظ کیا، تاکہ آنے والی نسلیں روایت اور افسانے کے بجائے تحقیق، دلیل اور مستند تاریخ سے رہنمائی حاصل کر سکیں۔

اور یہ اُن تمام قارئین کے نام، جو سچائی کو خواہش پر، تحقیق کو تقلید پر، اور دلیل کو تعصب پر مقدم رکھنے کا حوصلہ رکھتے ہیں؛ کیونکہ زندہ قومیں اپنی تاریخ کو جذبات سے نہیں بلکہ علم، انصاف اور دیانت کے پیمانے پر پرکھتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس معمولی علمی کاوش کو قبول فرمائے، اس میں اگر کوئی خیر ہے تو اسے لوگوں کے لیے نافع بنائے، اور اگر اس میں کوئی لغزش یا کوتاہی رہ گئی ہو تو اپنے فضل و کرم سے معاف فرمائے۔ وہی حق کی راہ دکھانے والا، علم کو نفع بخش بنانے والا اور بہترین رہنمائی فرمانے والا ہے۔

پیش لفظ

تاریخ محض گزرے ہوئے زمانوں کے واقعات کا نام نہیں، بلکہ وہ ایک قوم کے شعور، اس کی اجتماعی یادداشت اور اس کے فکری سفر کا آئینہ ہوتی ہے۔ جب تاریخ کو روایت پر قربان کر دیا جائے، جذبات کو تحقیق پر ترجیح دی جائے اور افسانہ حقیقت کا لباس پہن لے، تو آنے والی نسلیں اپنے ماضی کو صحیح زاویے سے دیکھنے کی صلاحیت کھو بیٹھتی ہیں۔

میرپور سے برطانیہ ہجرت کا موضوع بھی انہی معاملات میں سے ہے جن کے گرد وقت کے ساتھ بہت سی ایسی باتیں مشہور ہو گئیں جو مسلسل دہرائے جانے کے باعث حقیقت کا درجہ حاصل کرتی چلی گئیں، حالانکہ ان میں سے بہت سی باتیں تاریخی تحقیق کی کسوٹی پر پوری نہیں اترتیں۔ ایک طرف یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ برطانیہ میں آباد ہر میرپوری خاندان منگلا ڈیم کی تعمیر کا نتیجہ ہے، اور دوسری طرف یہ کہا جاتا ہے کہ برطانوی حکومت نے منگلا کے تمام متاثرین کو خصوصی ویزا یا مستقل آبادکاری کا حق دیا تھا۔ سوال یہ ہے کہ کیا یہ دعوے مستند تاریخی شواہد سے ثابت ہوتے ہیں، یا یہ عوامی روایات ہیں جو وقت کے ساتھ حقیقت سمجھی جانے لگیں؟

اس کتاب کی بنیاد اسی سوال پر رکھی گئی ہے۔ اس کا مقصد کسی رائج تصور کی تائید یا تردید نہیں، بلکہ تاریخی حقیقت کی جستجو ہے۔ حقیقت نہ کسی جذباتی وابستگی کی محتاج ہوتی ہے اور نہ کسی سیاسی مصلحت کی۔ وہ صرف دلیل، دستاویز اور قابلِ اعتماد شہادت کے سامنے سر جھکاتی ہے۔

اس تحقیق میں کوشش کی گئی ہے کہ ہر اہم دعوے کو برطانوی امیگریشن قوانین، سرکاری ریکارڈ، واپڈا کی دستاویزات، عالمی بینک کے متعلقہ مواد اور برطانوی مؤرخین و سماجی محققین کی تحقیقات کی روشنی میں پرکھا جائے۔ جہاں تاریخی شواہد کسی معروف تصور کی تائید کرتے ہیں، وہاں اسے قبول کیا گیا ہے، اور جہاں شواہد خاموش ہیں یا مختلف تصویر پیش کرتے ہیں، وہاں اسی خاموشی اور اختلاف کو دیانت داری کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ میرپور سے برطانیہ ہجرت نہ کسی ایک قانون کا نتیجہ تھی، نہ کسی ایک منصوبے کا، اور نہ کسی ایک فیصلے کا۔ یہ ایک ایسا تاریخی عمل تھا جس میں دوسری جنگِ عظیم کے بعد برطانیہ کی معاشی ضروریات، دولتِ مشترکہ کے قوانین، منگلا ڈیم کی تعمیر، خاندانی روابط، سلسلہ وار ہجرت اور وقت کے بدلتے ہوئے سیاسی و معاشی حالات، سب نے اپنا اپنا کردار ادا کیا۔ ان میں سے کسی ایک عامل کو پورا سبب قرار دینا اتنا ہی غیر علمی ہے جتنا باقی تمام عوامل کو نظر انداز کر دینا۔

اس کتاب کا مقصد کسی فریق کو مطمئن کرنا نہیں بلکہ قاری کو سوچنے، سوال کرنے اور شواہد کی بنیاد پر نتیجہ اخذ کرنے کی دعوت دینا ہے۔ اگر اس مطالعے کے بعد قاری کسی رائج تصور کو محض اس لیے قبول نہ کرے کہ وہ مشہور ہے، اور کسی دعوے کو محض اس لیے رد نہ کرے کہ وہ اس کے پہلے سے قائم خیال سے مختلف ہے، تو اس کتاب کا مقصد بڑی حد تک پورا ہو جائے گا۔

علم کی دنیا میں کسی تحقیق کو حرفِ آخر نہیں سمجھا جاتا۔ ہر نئی دستاویز، ہر نئی شہادت اور ہر نئی تحقیق پہلے سے موجود نتائج پر نظرِ ثانی کا دروازہ کھلا رکھتی ہے۔ اسی اصول کے تحت یہ کتاب بھی ایک سنجیدہ علمی کوشش ہے، کوئی آخری فیصلہ نہیں۔ اگر یہ کاوش اس موضوع پر مزید تحقیق، زیادہ گہرے مطالعے اور علمی دیانت کے فروغ کا سبب بنے، تو یہی اس کی حقیقی کامیابی ہوگی۔

مصنف کی بات

اس کتاب کی تصنیف کا خیال اس وقت پیدا ہوا جب میں نے محسوس کیا کہ میرپور سے برطانیہ ہجرت کے موضوع پر گفتگو تو بہت ہوتی ہے، لیکن تحقیق نسبتاً کم نظر آتی ہے۔ جو بات ایک بار مشہور ہو جائے، وہ بار بار دہرائے جانے کے باعث حقیقت کا درجہ اختیار کر لیتی ہے، خواہ اس کے حق میں تاریخی شہادت موجود ہو یا نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ اس موضوع کے گرد بھی متعدد ایسے تصورات قائم ہو چکے ہیں جنہیں کم ہی لوگ تحقیق کی کسوٹی پر پرکھنے کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔

میرے نزدیک کسی بھی تاریخی مسئلے کو سمجھنے کا صحیح طریقہ یہ نہیں کہ پہلے ایک رائے قائم کر لی جائے اور پھر اس کے حق میں دلائل تلاش کیے جائیں، بلکہ درست رویہ یہ ہے کہ پہلے تمام دستیاب شواہد کو دیانت داری کے ساتھ جمع کیا جائے، ان کا تنقیدی جائزہ لیا جائے، اور پھر جو نتیجہ سامنے آئے، اسے بلا کم و کاست قبول کر لیا جائے۔ تحقیق کی اصل روح یہی ہے، اور یہی اس کتاب کا بنیادی اصول بھی رہا ہے۔

اس کتاب کی تیاری کے دوران میری کوشش رہی کہ کسی روایت کو صرف اس لیے قبول نہ کروں کہ وہ عوام میں مقبول ہے، اور کسی دعوے کو صرف اس لیے رد نہ کروں کہ وہ عام تصور سے مختلف ہے۔ برطانوی امیگریشن قوانین، پارلیمانی ریکارڈ، سرکاری دستاویزات، واپڈا کی رپورٹس، عالمی بینک کے متعلقہ مواد، اور برطانوی مؤرخین و سماجی محققین کی تحقیقات کو حتیٰ الامکان اصل مآخذ کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے۔

مطالعے کے دوران میرے لیے سب سے اہم حقیقت یہ تھی کہ تاریخ ہمیشہ ایک سے زیادہ عوامل کے باہمی تعامل سے تشکیل پاتی ہے۔ میرپور سے برطانیہ ہجرت بھی اسی نوعیت کا ایک تاریخی عمل ہے۔ اسے صرف منگلا ڈیم کا نتیجہ قرار دینا بھی درست نہیں، اور منگلا ڈیم کے اثرات کو نظر انداز کرنا بھی انصاف کے خلاف ہے۔ حقیقت ان دونوں انتہاؤں کے درمیان موجود ہے، اور اسی حقیقت تک پہنچنے کی کوشش اس کتاب کا اصل مقصد ہے۔

میں یہ دعویٰ نہیں کرتا کہ اس کتاب میں بیان کیے گئے تمام نتائج حرفِ آخر ہیں۔ علم کی دنیا میں کوئی تحقیق آخری نہیں ہوتی۔ ممکن ہے مستقبل میں نئی دستاویزات منظرِ عام پر آئیں، نئے سرکاری ریکارڈ دستیاب ہوں یا مزید تحقیقی کام سامنے آئے، جو بعض نتائج میں ترمیم یا اضافہ کا باعث بنے۔ ایک محقق کا فرض اپنی رائے کو قطعی سچ قرار دینا نہیں بلکہ سچائی کی مسلسل تلاش جاری رکھنا ہے۔

اگر یہ کتاب قارئین کو جذبات کے بجائے شواہد کی بنیاد پر سوچنے، مشہور روایات کو تحقیق کی کسوٹی پر پرکھنے، اور تاریخ کو غیر جانب داری کے ساتھ سمجھنے کی ترغیب دے سکے، تو میں اپنی اس کاوش کو کامیاب سمجھوں گا۔

میں ان تمام مؤرخین، محققین اور اداروں کا بھی قدردان ہوں جن کی علمی کاوشوں نے اس موضوع کے مختلف پہلوؤں کو محفوظ کیا۔ انہی تحقیقات کی بنیاد پر یہ مطالعہ ممکن ہو سکا۔ اگر اس کتاب میں کوئی خامی رہ گئی ہو تو وہ میری اپنی کمزوری ہے، اور اگر اس میں کوئی علمی افادیت ہے تو وہ مستند تحقیق، دیانت دار مطالعے اور اللہ تعالیٰ کی توفیق کا نتیجہ ہے۔

زاہد اقبال فاروقی
2026ء

اظہارِ تشکر

ہر وہ علمی کاوش جو حقیقت کی تلاش کے جذبے سے انجام دی جائے، دراصل بے شمار معلوم اور غیر معلوم افراد کی فکری محنت کا حاصل ہوتی ہے۔ کوئی بھی محقق خلا میں تحقیق نہیں کرتا، بلکہ وہ اپنے سے پہلے آنے والوں کے علمی سرمائے سے استفادہ کرتے ہوئے اپنی بات آگے بڑھاتا ہے۔ اسی لیے اس کتاب کی تکمیل پر سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں، جس نے مطالعہ، تحقیق اور اس کام کی تکمیل کی توفیق عطا فرمائی۔

اس کے بعد ان تمام مؤرخین، محققین، ماہرینِ عمرانیات اور علمی اداروں کا اعترافِ تشکر ضروری ہے جن کی تحقیقات، کتب، مقالات، سرکاری ریکارڈ اور دستاویزات نے اس موضوع کو سمجھنے میں رہنمائی فراہم کی۔ خصوصاً ان اہلِ علم کی خدمات قابلِ قدر ہیں جنہوں نے میرپور، منگلا ڈیم، برطانوی امیگریشن قوانین اور برطانیہ میں آباد میرپوری برادری پر طویل عرصے تک سنجیدہ علمی تحقیق کی۔ اگر ان کی کاوشیں موجود نہ ہوتیں تو اس موضوع کا غیر جانب دار مطالعہ اس صورت میں ممکن نہ ہوتا۔

میں واپڈا، عالمی بینک، برطانوی پارلیمنٹ کے شائع شدہ ریکارڈ، برطانوی قومی آرکائیوز اور دیگر سرکاری ذرائع کا بھی ممنون ہوں، جنہوں نے اس تحقیق کے لیے بنیادی تاریخی مواد فراہم کیا۔ کسی بھی تاریخی تحقیق کی مضبوطی کا انحصار مستند مآخذ پر ہوتا ہے، اور اس کتاب میں حتیٰ الامکان اسی اصول کی پابندی کی گئی ہے۔

میں ان تمام اساتذہ، اہلِ قلم اور سنجیدہ قارئین کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے ہمیشہ اس بات کی حوصلہ افزائی کی کہ تاریخ کو جذبات، تعصبات اور مقبول روایات کے بجائے شواہد اور دلیل کی بنیاد پر سمجھا جائے۔ اختلافِ رائے علمی زندگی کا حسن ہے، بشرطیکہ اس کی بنیاد تحقیق اور دیانت ہو۔

اپنے اہلِ خانہ اور ان تمام احباب کا بھی ممنون ہوں جنہوں نے اس طویل تحقیقی سفر کے دوران صبر، تعاون اور حوصلہ افزائی سے میرا ساتھ دیا۔ تحقیق ایک ایسا سفر ہے جو تنہائی میں طے ضرور ہوتا ہے، لیکن اس کی تکمیل میں بہت سے لوگوں کی خاموش رفاقت شامل ہوتی ہے۔

آخر میں یہ اعتراف بھی ضروری ہے کہ اس کتاب میں اگر کوئی علمی افادیت، توازن یا حقیقت سے قربت پائی جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور مستند مآخذ کی رہنمائی کا نتیجہ ہے۔ اور اگر کہیں کوئی غلطی، کمی یا کوتاہی رہ گئی ہو تو اس کی ذمہ داری صرف مجھ پر عائد ہوتی ہے۔ میں اہلِ علم کی اصلاح، تنقید اور علمی آراء کو ہمیشہ قدر کی نگاہ سے دیکھوں گا، کیونکہ تحقیق کا سفر کسی ایک کتاب پر ختم نہیں ہوتا بلکہ ہر نئی تحقیق، ہر نئے سوال اور ہر نئے ثبوت کے ساتھ آگے بڑھتا رہتا ہے۔

زاہد اقبال فاروقی
2026ء

اختصارات (Abbreviations)

اس کتاب میں درج ذیل اختصارات استعمال کیے گئے ہیں:

AJK — Azad Jammu and Kashmir (آزاد جموں و کشمیر

UK — United Kingdom (برطانیہ

WAPDA — Water and Power Development Authority (واٹر اینڈ پاور ڈویلپمنٹ اتھارٹی

IWT — Indus Waters Treaty (سندھ طاس معاہدہ

WB — World Bank (عالمی بینک

BNA 1948 — British Nationality Act 1948

CIA 1962 — Commonwealth Immigrants Act 1962

CIA 1968 — Commonwealth Immigrants Act 1968

IA 1971 — Immigration Act 1971

MP — Member of Parliament (رکنِ پارلیمنٹ

NHS — National Health Service (برطانیہ کا قومی صحت کا نظام

GDP — Gross Domestic Product (مجموعی قومی پیداوار

ONS — Office for National Statistics (برطانیہ کا ادارۂ قومی شماریات

UK Census — United Kingdom Census (برطانیہ کی مردم شماری

HC Deb — House of Commons Debates (برطانوی ایوانِ زیریں کی پارلیمانی کارروائی

HL Deb — House of Lords Debates (برطانوی ایوانِ بالا کی پارلیمانی کارروائی

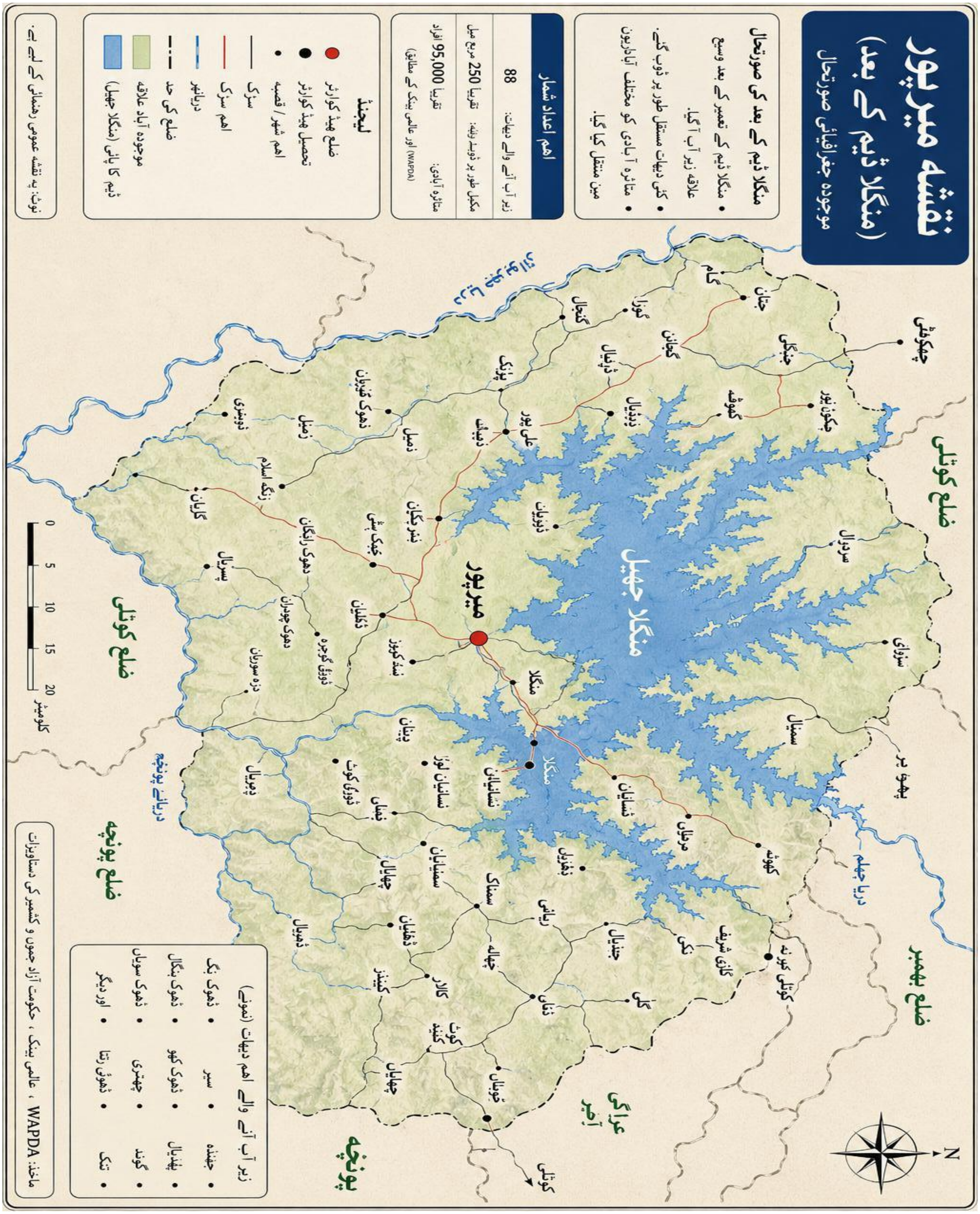
TNA — The National Archives (برطانیہ کا قومی آرکائیو

BBC — British Broadcasting Corporation (برٹش براڈکاسٹنگ کارپوریشن

نوٹ:

اس کتاب میں جہاں کسی ادارے، قانون یا اصطلاح کا پہلی مرتبہ ذکر کیا گیا ہے وہاں اس کا مکمل نام تحریر کیا گیا ہے، جبکہ بعد کے مقامات پر اختصار ((Abbreviationاستعمال کیا گیا ہے تاکہ متن میں روانی برقرار رہے اور غیر ضروری تکرار سے اجتناب کیا جا سکے۔


نقشہ میرپور
منگلا ڈیم سے قبل
(تقریباً 1960ء کی صورتحال)
ریاست جموں و کشمیر
گلگت
کشمیر
جموں
میرپور
لیجنڈ
ضلع ہیڈ کوارٹر (میرپور)
اہم شہر / قصبہ
دیہات / بستیاں
اہم سڑکیں
دیگر سڑکیں
دریائے جہلم اور دیگر ندیاں
ضلع کی سرحد
ریاستی / بین الاقوامی
پاکستان
ضلع کوٹلی
کوٹلی
دریائے پونچھ
دریائے جہلم
ضلع بھمبر
پونچھ
میرپور
مشخصات
رقبہ: تقریباً 1,400 مربع میل
دیہات / بستیاں: تقریباً 540
اہم شہر / قصبے: 12
اہم ندیاں: دریائے جہلم، پونچھ ندی، نالہ سوہنان
نالہ کھوئی رٹہ، نالہ میرپور اور دیگر
مناقضول: کوٹلی، بھمبر، پونچھ اور پاکستان
نوٹ: یہ نقشہ مختلف تاریخی ذرائع، گزیٹیئرز اور بزرگوں کی معلومات کی بنیاد پر تیار کیا گیا ہے۔
اس نقشہ میں منگلا ڈیم کی تعمیر سے پہلے کے تمام دیہات، بستیاں، ندی نالے اور سڑکیں دکھائی گئی ہیں۔
N
S
E
W


نقشہ میرپور
(منگلا ڈیم کے بعد)
موجودہ جغرافیائی صورتحال
منگلا ڈیم کے بعد کی صورتحال
• منگلا ڈیم کے تعمیر کے بعد وسیع علاقہ زیر آب آ گیا۔
• کئی دیہات مستقل طور پر ڈوب گئے۔
• متاثرہ آبادی کو مختلف آبادیون میں منتقل کیا گیا۔
اہم اعداد شمار
زیر آب آنے والے دیہات: 88
مکمل طور پر ڈوبنے والا رقبہ: تقریباً 250 مربع میل
متاثرہ آبادی: تقریباً 95,000 افراد
(WAPDA اور عالمی بینک کے مطابق)
لیجنڈ
ضلع ہیڈ کوارٹر
تحصیل ہیڈ کوارٹر
اہم شہر/قصبہ
سڑک
اہم سڑک
دریا/نہر
ضلع کی حد
موجودہ آباد علاقہ
ڈیم کا پانی (منگلا جھیل)
نوٹ: یہ نقشہ عمومی رہنمائی کے لیے ہے۔
منگلا جھیل
میرپور
منگلا
ضلع کوٹلی
ضلع پونچھ
ضلع بھمبر
دریائے جہلم
دریا جہلم
دریائے پونچھ
پونچھ
کوٹلی
0 5 10 15 20 کلومیٹر
N
زیر آب آنے والے اہم دیہات (نمونہ)
ماخذ: WAPDA ، عالمی بینک ، حکومت آزاد جموں و کشمیر کی دستاویزات

منگلا ڈیم کی تعمیر کی زمانی ترتیب (Timeline)

1947ء
برصغیر کی تقسیم کے بعد پاکستان اور بھارت کے درمیان دریاؤں کے پانی کی تقسیم ایک اہم بین الاقوامی مسئلہ بن گئی۔

1948ء
دونوں ممالک کے درمیان پانی کی فراہمی پر ابتدائی تنازعات سامنے آئے، جس کے بعد مستقل حل کی کوششیں شروع ہوئیں۔

1952ء
عالمی بینک (World Bank) نے پاکستان اور بھارت کے درمیان آبی تنازع کے حل کے لیے ثالثی کا کردار ادا کرنا شروع کیا۔

19 ستمبر 1960ء
پاکستان اور بھارت کے درمیان سندھ طاس معاہدہ (Indus Waters Treaty) پر کراچی میں دستخط ہوئے۔ اس معاہدے کی ضمانت عالمی بینک نے دی۔ معاہدے کے تحت پاکستان نے مغربی دریاؤں (سندھ، جہلم اور چناب) پر بڑے آبی منصوبوں کی تعمیر کا فیصلہ کیا۔

1961ء
منگلا ڈیم کے لیے اراضی کے حصول، ابتدائی سروے، انجینئرنگ منصوبہ بندی اور متاثرہ آبادی کی منتقلی کی تیاریوں کا آغاز ہوا۔

1962ء
منگلا ڈیم کی باقاعدہ تعمیر شروع ہوئی۔ اس منصوبے کی نگرانی واپڈا (WAPDA) نے کی جبکہ بین الاقوامی مالی معاونت بھی حاصل تھی۔

1963ء–1966ء
ڈیم، سپل وے، پاور ہاؤس اور متعلقہ انفراسٹرکچر کی تعمیر تیزی سے جاری رہی۔ اسی عرصے میں متاثرہ دیہات کے انخلا، معاوضوں کی ادائیگی اور آبادکاری کے مختلف مراحل بھی مکمل کیے گئے۔

1967ء
منگلا ڈیم کی تعمیر مکمل ہوئی اور آبی ذخیرہ بھرنا شروع ہوا، جس کے نتیجے میں میرپور کے متعدد دیہات اور زرعی علاقے جھیل کے نیچے آ گئے۔

1967ء–1968ء
متاثرہ آبادی کی منتقلی، میرپور نیو سٹی کی ترقی اور بحالی کے منصوبوں پر عمل درآمد جاری رہا۔

1971ء
منگلا ہائیڈرو پاور اسٹیشن کی تمام پیداواری یونٹس مرحلہ وار فعال ہو گئیں، جس سے پاکستان کے قومی بجلی کے نظام میں نمایاں اضافہ ہوا۔

2004ء
منگلا ڈیم ریزنگ پراجیکٹ (Mangla Dam Raising Project) کی منظوری دی گئی تاکہ آبی ذخیرہ بڑھایا جا سکے اور بجلی کی پیداوار میں اضافہ ہو۔

2009ء
ڈیم کی بلندی بڑھانے کا منصوبہ مکمل ہوا، جس سے ذخیرۂ آب اور پن بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت میں اضافہ ہوا، تاہم اس مرحلے پر بھی بعض علاقوں میں دوبارہ نقلِ مکانی اور آبادکاری کے مسائل سامنے آئے۔

تاریخی اہمیت

منگلا ڈیم پاکستان کے آبی وسائل کی تاریخ کا ایک سنگِ میل ہے۔ اس نے آبپاشی، سیلاب پر قابو پانے اور پن بجلی کی پیداوار میں اہم کردار ادا کیا، لیکن اس کے ساتھ ہی میرپور اور گرد و نواح کے ہزاروں خاندانوں کی نقلِ مکانی، سماجی تبدیلی اور بیرونِ ملک ہجرت کے عمل پر بھی گہرے اثرات مرتب کیے۔ یہی وجہ ہے کہ منگلا ڈیم کو صرف ایک انجینئرنگ منصوبہ نہیں بلکہ جنوبی ایشیا کی سماجی اور انسانی تاریخ کا بھی ایک اہم باب سمجھا جاتا ہے۔

فہرست مضامین

باب اول: میرپور کا تاریخی پس منظر اور برطانیہ سے ابتدائی تعلق

تمہید

برطانیہ میں آباد میرپوری برادری جنوبی ایشیا کی سب سے بڑی تارکینِ وطن برادریوں میں شمار ہوتی ہے۔ عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ میرپوری صرف منگلا ڈیم کی وجہ سے برطانیہ پہنچے، لیکن تاریخی شواہد اس دعوے کی مکمل تائید نہیں کرتے۔ منگلا ڈیم نے یقیناً ہجرت میں فیصلہ کن کردار ادا کیا، مگر میرپور اور برطانیہ کے درمیان تعلقات اس سے پہلے ہی قائم ہو چکے تھے۔ اس موضوع کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ پہلے میرپور کی تاریخ، معیشت اور سماجی حالات کا جائزہ لیا جائے۔

میرپور کی جغرافیائی اور تاریخی اہمیت

میرپور تاریخی طور پر سابق ریاست جموں و کشمیر کے جنوبی حصے کا ایک اہم ضلع تھا۔ اس کے مشرق میں جموں، جنوب میں پنجاب کے اضلاع جہلم اور گجرات، شمال میں پونچھ اور مغرب میں دریائے جہلم واقع تھے۔ یہی محلِ وقوع اسے پنجاب اور برصغیر کے دیگر علاقوں سے جوڑتا تھا۔
1846ء میں معاہدۂ امرتسر (Treaty of Amritsar) کے بعد مہاراجہ گلاب سنگھ نے ریاست جموں و کشمیر کی بنیاد رکھی، اور میرپور اس ریاست کا حصہ بن گیا۔ ڈوگرہ حکومت کے دور میں یہاں کی معیشت بنیادی طور پر زراعت پر قائم تھی، لیکن محدود زرعی وسائل، کم صنعتی ترقی اور بڑھتی ہوئی آبادی نے معاشی دباؤ پیدا کیا۔

معاشی حالات اور ہجرت کی ابتدائی روایت

انیسویں صدی کے آخر اور بیسویں صدی کے آغاز تک میرپور میں روزگار کے مواقع محدود تھے۔ بہت سے نوجوان پنجاب کے شہروں میں مزدوری، تجارت یا فوجی ملازمت کے لیے جانے لگے۔ کچھ افراد برطانوی تجارتی بحری بیڑے (Merchant Navy) اور دیگر بحری خدمات میں بھی شامل ہوئے۔
یہ نقل مکانی صرف روزگار کے لیے تھی، نہ کہ مستقل ہجرت کے لیے۔ تاہم انہی روابط نے بعد میں بیرونِ ملک جانے کے راستے ہموار کیے۔
برطانوی سماجی ماہر Verity Saifullah Khan اپنی تحقیق میں لکھتی ہیں کہ میرپور میں نقل مکانی کا رجحان منگلا ڈیم سے پہلے بھی موجود تھا۔ ان کے مطابق، منگلا ڈیم نے پہلے سے جاری اس رجحان کو بہت بڑے پیمانے پر تبدیل کر دیا، لیکن اس کی بنیاد پہلے ہی موجود تھی۔

پہلی اور دوسری جنگِ عظیم کا اثر

پہلی اور دوسری جنگِ عظیم کے دوران برطانوی سلطنت نے برصغیر سے لاکھوں افراد کو فوجی اور معاون خدمات کے لیے بھرتی کیا۔ میرپور اور آس پاس کے علاقوں سے بھی متعدد افراد مختلف شعبوں میں برطانوی نظام سے وابستہ ہوئے۔ ان روابط نے برطانوی معاشرے سے واقفیت پیدا کی اور بعد میں روزگار کے لیے برطانیہ جانے کی راہ آسان بنائی۔
برطانوی مؤرخ پروفیسر Ian Talbot کے مطابق، دوسری جنگِ عظیم کے بعد برطانیہ کی صنعتوں کو مزدوروں کی شدید ضرورت تھی۔ اس ضرورت نے دولتِ مشترکہ کے شہریوں کے لیے برطانیہ میں روزگار کے مواقع پیدا کیے، جن سے بعد میں میرپور کے باشندوں نے بھی فائدہ اٹھایا۔

برطانیہ میں ابتدائی میرپوری آبادی

برطانوی محقق Roger Ballard کے مطابق، 1950ء کی دہائی تک برطانیہ میں ایک محدود مگر منظم میرپوری برادری موجود تھی۔ ان میں سے اکثر افراد ٹیکسٹائل ملوں، فولاد سازی فاؤنڈریوں اور ٹرانسپورٹ کے شعبوں میں ملازمت کرتے تھے۔
سماجی علوم میں اس عمل کو "چین مائیگریشن (Chain Migration)" کہا جاتا ہے۔ یہی نظام بعد میں ابتدائی مہاجرین بعد میں اپنے بھائیوں، بیٹوں اور دیگر قریبی رشتہ داروں کو بھی برطانیہ بلانے لگے۔ یہ ابتدائی کے عشروں میں میرپوری برادری کی تیز رفتار توسیع کا ایک اہم ذریعہ بنا۔

تاریخی حقیقت

اس مرحلے پر ایک اہم حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ برطانیہ میں میرپوری برادری کا وجود منگلا ڈیم سے پہلے بھی موجود تھا، اگرچہ اس کی تعداد محدود تھی۔ اس لیے یہ کہنا درست نہیں کہ تمام میرپوری صرف منگلا ڈیم کی وجہ سے برطانیہ پہنچے۔
البتہ یہ بھی حقیقت ہے کہ 1960ء کی دہائی میں منگلا ڈیم کی تعمیر نے اس ہجرت کو غیر معمولی رفتار دی۔ اسی پہلو کا تفصیلی جائزہ اگلے باب میں لیا جائے گا۔

اس باب کے اہم نتائج

1. میرپور میں معاشی وجوہات کی بنا پر نقل مکانی کی روایت منگلا ڈیم سے پہلے موجود تھی۔
2. برطانوی بحری خدمات، فوجی ملازمت اور صنعتی روزگار نے میرپور اور برطانیہ کے درمیان ابتدائی تعلقات قائم کیے۔
3. 1950ء کی دہائی تک برطانیہ میں ایک محدود میرپوری برادری آباد ہو چکی تھی۔
4. بعد میں یہی افراد اپنے خاندانوں کی برطانیہ آمد کا ذریعہ بنے۔
5. منگلا ڈیم ہجرت کا اہم ترین محرک ضرور تھا، لیکن یہ اس کا واحد سبب نہیں تھا۔

اہم مراجع

1. Ian Talbot, Pakistan: A Modern History, Hurst & Company, London, 2009.
2. Roger Ballard, Desh Pardesh: The South Asian Presence in Britain, Hurst & Company, London, 1994.
3. Verity Saifullah Khan, "The Pakistanis: Mirpuri Villagers at Home and in Bradford", in James L. Watson (Ed.), Between Two Cultures:
4. Migrants and Minorities in Britain, Blackwell, Oxford, 1977.
5. Martin Sökefeld, Struggling for Recognition: The Indus Dam and the Search for a Hazara Identity in Pakistan, Berghahn Books.
6. WAPDA, Mangla Dam Project – Official Historical Record.

باب دوم: منگلا ڈیم سے پہلے میرپوریوں کی برطانیہ ہجرت

تمہید

باب اول میں یہ واضح کیا گیا کہ میرپور میں معاشی مشکلات، محدود زرعی وسائل اور بیرونی دنیا سے روابط نے نقل مکانی کی ابتدائی روایت پیدا کر دی تھی۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا منگلا ڈیم کی تعمیر سے پہلے بھی میرپور کے لوگ برطانیہ جا رہے تھے؟
اس سوال کا جواب برطانوی مؤرخین، سماجی ماہرین اور سرکاری ریکارڈ کی روشنی میں "ہاں" ہے، لیکن اس ہجرت کا حجم بہت محدود تھا۔ بڑے پیمانے پر ہجرت بعد میں ہوئی۔

برطانوی سلطنت اور برصغیر کے باشندے

دوسری جنگِ عظیم (1939–1945) کے بعد برطانیہ کو اپنی تباہ حال معیشت کی تعمیر کے لیے بڑی تعداد میں مزدوروں کی ضرورت تھی۔ فیکٹریاں، اسٹیل ملیں، ٹیکسٹائل انڈسٹری، ٹرانسپورٹ اور تعمیرات کے شعبے افرادی قوت کی کمی کا شکار تھے۔
اسی پس منظر میں 1948ء کا برطانوی نیشنلٹی ایکٹ (British Nationality Act 1948) نافذ ہوا، جس کے تحت دولتِ مشترکہ (Commonwealth) کے شہریوں کو برطانیہ میں داخل ہونے اور ملازمت حاصل کرنے کے نسبتاً آسان مواقع میسر آئے۔
پاکستان چونکہ 1947ء میں آزاد ہوا تھا اور دولتِ مشترکہ کا رکن بھی تھا، اس لیے پاکستانی شہری قانونی طور پر برطانیہ جا سکتے تھے۔

میرپور سے ابتدائی ہجرت

برطانوی محقق Roger Ballard کے مطابق، 1950ء کی دہائی میں میرپور کے نوجوان روزگار کی غرض سے برطانیہ پہنچنے لگے۔ ان کی اکثریت نے یارکشائر، مڈلینڈز اور لنکاشائر کے صنعتی علاقوں کا رخ کیا، جہاں کپڑے کی ملیں، اسٹیل فیکٹریاں اور فاؤنڈریاں مزدور تلاش کر رہی تھیں۔
اس مرحلے پر یہ ہجرت انفرادی نوعیت کی تھی۔ عموماً خاندان کا ایک فرد پہلے برطانیہ جاتا، ملازمت حاصل کرتا، رہائش کا انتظام کرتا، پھر اپنے بھائیوں یا قریبی رشتہ داروں کو بلاتا۔
چین مائیگریشن (Chain Migration)
برطانوی سماجی ماہر Verity Saifullah Khan نے میرپور اور بریڈفورڈ پر اپنی تحقیق میں اس عمل کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔

ان کے مطابق:

"ابتدائی مہاجرین نے صرف اپنی ذاتی زندگی نہیں بدلی بلکہ انہوں نے اپنے پورے خاندان اور گاؤں کے لیے برطانیہ کے دروازے کھول دیے۔"
یہی سلسلہ بعد میں "چین مائیگریشن" کہلایا، یعنی ایک مہاجر دوسرے خاندان کے فرد کو بلاتا، پھر وہ کسی اور کو، اور اس طرح ایک ہی گاؤں کے درجنوں بلکہ سیکڑوں افراد ایک ہی شہر میں آباد ہو جاتے۔
اسی وجہ سے آج بھی برطانیہ کے بعض شہروں میں ایک ہی میرپوری گاؤں سے تعلق رکھنے والے سینکڑوں خاندان آباد ہیں۔
برطانوی مؤرخ Ian Talbot کی رائے
پروفیسر Ian Talbot لکھتے ہیں کہ دوسری جنگِ عظیم کے بعد برطانوی صنعتوں کو مزدوروں کی ضرورت تھی اور اسی ضرورت نے جنوبی ایشیا سے ہجرت کو فروغ دیا۔
ان کے مطابق میرپور کے لوگ اس موقع سے فائدہ اٹھانے والوں میں شامل تھے، لیکن اس وقت ان کی تعداد محدود تھی۔ بڑے پیمانے پر آمد ابھی باقی تھی۔
Roger Ballard کا تجزیہ
Roger Ballard اس تصور کو مسترد کرتے ہیں کہ برطانیہ میں میرپوری برادری کا آغاز منگلا ڈیم سے ہوا۔

ان کے مطابق:

"منگلا ڈیم سے پہلے ہی ایک فعال میرپوری کمیونٹی برطانیہ میں موجود تھی، جس نے بعد میں آنے والے ہزاروں افراد کو رہائش، ملازمت اور سماجی تعاون فراہم کیا۔"
یہ نکتہ بہت اہم ہے، کیونکہ اگر یہ ابتدائی کمیونٹی موجود نہ ہوتی تو بعد میں بڑے پیمانے پر آبادکاری کہیں زیادہ مشکل ہوتی۔

عام غلط فہمی

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ برطانیہ میں موجود ہر میرپوری خاندان منگلا ڈیم سے متاثر تھا۔
تاریخی تحقیقات اس بات کی تائید نہیں کرتیں۔

حقیقت یہ ہے کہ:

- بعض خاندان 1950ء کی دہائی میں ہی برطانیہ پہنچ چکے تھے۔
- بعض خاندان براہِ راست منگلا ڈیم سے متاثر ہوئے۔
- بعض بعد میں اپنے رشتہ داروں کے ذریعے برطانیہ منتقل ہوئے۔

اس لیے برطانیہ میں موجود تمام میرپوری خاندانوں کو ایک ہی تاریخی سبب سے جوڑنا درست نہیں۔

باب دوم کا خلاصہ

اس باب سے درج ذیل حقائق سامنے آتے ہیں:
1. منگلا ڈیم سے پہلے بھی میرپور سے برطانیہ ہجرت موجود تھی۔
2. 1948ء کے British Nationality Act نے پاکستانی شہریوں کے لیے برطانیہ میں روزگار کے مواقع پیدا کیے۔
3. ابتدائی میرپوری تارکینِ وطن نے بعد میں چین مائیگریشن کی بنیاد رکھی۔
4. Roger Ballard، Verity Saifullah Khan اور Ian Talbot اس بات پر متفق ہیں کہ منگلا ڈیم سے پہلے ایک محدود میرپوری برادری برطانیہ میں آباد تھی۔

5۔ منگلا ڈیم ہجرت کی ابتدا نہیں بلکہ اس میں غیر معمولی اضافے کا سبب بنا۔

اہم مراجع

1. .Roger Ballard, Desh Pardesh: The South Asian Presence in Britain, Hurst & Company, London, 1994
2. :Verity Saifullah Khan, "The Pakistanis: Mirpuri Villagers at Home and in Bradford", in James L. Watson (Ed.), Between Two Cultures .Migrants and Minorities in Britain, Blackwell, Oxford, 1977
3. .Ian Talbot, Pakistan: A Modern History, Hurst Publishers, London, 2009
4. .British Nationality Act 1948 (United Kingdom Parliament)
5. .Katharine Charsley, South Asian Migration in Britain: Historical and Contemporary Perspectives

باب سوم: منگلا ڈیم کی تعمیر، بے دخلی اور برطانیہ ہجرت — حقیقت اور دستاویزی شواہد

تمہید

پچھلے دو ابواب سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ میرپور سے برطانیہ ہجرت کی روایت منگلا ڈیم سے پہلے بھی موجود تھی، اگرچہ اس کا حجم محدود تھا۔ اب سوال یہ ہے کہ منگلا ڈیم نے اس ہجرت کو کس حد تک متاثر کیا؟
اس باب میں اسی سوال کا جواب تاریخی دستاویزات، سرکاری ریکارڈ، برطانوی محققین کی تحقیقات اور بین الاقوامی مطالعات کی روشنی میں پیش کیا جا رہا ہے۔

منگلا ڈیم کی تعمیر کیوں کی گئی؟

سن 1960ء میں پاکستان اور بھارت کے درمیان "سندھ طاس معاہدہ" منعقد ہوا، جس کی ثالثی عالمی بینک نے کی۔ اس معاہدے کے تحت مشرقی دریاؤں، یعنی راوی، بیاس اور ستلج کے پانی کے استعمال کا حق بنیادی طور پر بھارت کو ملا، جبکہ مغربی دریاؤں، یعنی سندھ، جہلم اور چناب کے پانی پر پاکستان کے حقوق کو تسلیم کیا گیا۔
اسی معاہدے کے نتیجے میں پاکستان نے اپنے حصے کے دریاؤں پر بڑے آبی ذخائر تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا، تاکہ آبپاشی، پن بجلی اور آبی وسائل کا مؤثر انتظام یقینی بنایا جا سکے۔ اسی منصوبے کے تحت دریائے جہلم پر منگلا ڈیم تعمیر کیا گیا۔
منگلا ڈیم کی تعمیر کا آغاز 1962ء میں ہوا اور یہ منصوبہ 1967ء میں مکمل ہوا۔ تکمیل کے وقت یہ دنیا کے سب سے بڑے مٹی سے تعمیر کیے گئے ڈیموں میں شمار ہوتا تھا اور پاکستان کے اہم ترین آبی منصوبوں میں شامل تھا۔

حوالہ:
.Indus Waters Treaty, 1960, World Bank

کتنے علاقے متاثر ہوئے؟

:واپڈا کے سرکاری ریکارڈ اور متعدد تحقیقی مطالعات کے مطابق منگلا ڈیم کی تعمیر کے نتیجے میں

- تقریباً 250 سے زائد دیہات مختلف درجوں میں متاثر ہوئے۔
- پرانا میرپور شہر مکمل طور پر زیر آب چلا گیا۔
- ددیال اور آس پاس کے متعدد علاقے بھی متاثر ہوئے۔
- تقریباً ایک لاکھ سے ایک لاکھ دس ہزار افراد کو اپنے آبائی گھروں سے نقل مکانی کرنا پڑی۔

مختلف تحقیقی مطالعات میں متاثرین کی تعداد میں معمولی فرق پایا جاتا ہے، کیونکہ بعض صرف مکمل بے دخل ہونے والوں کو شمار کرتے ہیں جبکہ بعض جزوی متاثرین کو بھی شامل کرتے ہیں۔ اسی لیے مختلف تحقیقات میں تقریباً 100,000 سے 110,000 افراد کا تخمینہ ملتا ہے۔

کیا متاثرین کو مناسب معاوضہ ملا؟

یہ سوال آج بھی بحث کا موضوع ہے۔
پاکستانی سرکاری مؤقف یہ تھا کہ متاثرین کو مالی معاوضہ، متبادل اراضی اور نئی آباد کاری کی سہولت فراہم کی گئی۔
تاہم متعدد آزاد محققین، خصوصاً Roger Ballard، Martin Sökefeld اور دیگر ماہرین کا کہنا ہے کہ اگرچہ مالی معاوضہ دیا گیا، لیکن بہت سے خاندان اپنی زرعی زمین، سماجی ڈھانچے اور آبائی ماحول سے محروم ہو گئے۔ نئی آباد کاری ہر خاندان کے لیے یکساں طور پر کامیاب ثابت نہیں ہوئی۔
اسی معاشی اور سماجی بے یقینی نے بیرون ملک روزگار کی خواہش کو مزید تقویت دی۔

کیا برطانیہ جانے کے لیے خصوصی سہولت دی گئی؟

یہ اس پوری بحث کا سب سے حساس اور متنازع موضوع ہے۔
"عام طور پر کہا جاتا ہے کہ "برطانیہ نے تمام منگلا متاثرین کو ویزے دے دیے۔

یہ بیان تاریخی طور پر درست نہیں۔

تحقیقی مطالعات سے معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان اور برطانیہ کے درمیان ایسے انتظامات ضرور ہوئے جن کے تحت بعض متاثرین کو برطانیہ میں روزگار حاصل کرنے میں سہولت ملی، لیکن ایسا کوئی سرکاری قانون موجود نہیں تھا جس کے تحت تمام متاثرین کو خودکار طور پر برطانیہ میں مستقل رہائش یا شہریت دی گئی ہو۔
برطانوی محقق Roger Ballard لکھتے ہیں کہ اس وقت برطانیہ میں پہلے سے موجود میرپوری برادری نے نئے آنے والوں کو ملازمت، رہائش اور سماجی تعاون فراہم کیا۔ اگر یہ کمیونٹی پہلے سے موجود نہ ہوتی تو منگلا ڈیم سے متاثرہ افراد کی اتنی بڑی تعداد کا برطانیہ میں آباد ہونا بہت مشکل ہوتا۔
اسی طرح Verity Saifullah Khan لکھتی ہیں کہ منگلا ڈیم نے ہجرت کو تیز کیا، لیکن اس ہجرت کو کامیاب بنانے میں خاندانی روابط اور پہلے سے قائم میرپوری نیٹ ورک کا بنیادی کردار تھا۔

1962ء کا برطانوی امیگریشن قانون

یہاں ایک اہم تاریخی حقیقت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

جس وقت منگلا ڈیم تعمیر ہو رہا تھا، اسی دوران برطانیہ نے 1962ء کا Commonwealth Immigrants Act نافذ کیا، جس کے ذریعے دولتِ مشترکہ کے شہریوں کی آزادانہ آمد پر پابندیاں عائد ہونا شروع ہو گئیں۔
اسی وجہ سے بہت سے میرپوری خاندانوں نے جلد از جلد برطانیہ منتقل ہونے کی کوشش کی تاکہ نئے قوانین کے مکمل نفاذ سے پہلے وہ وہاں پہنچ سکیں۔
اس لیے منگلا ڈیم اور برطانوی امیگریشن پالیسی، دونوں نے مل کر ہجرت کے رجحان کو متاثر کیا۔

برطانوی مؤرخین کا تجزیہ

برطانوی مؤرخ پروفیسر ایان ٹالبوٹ کے مطابق، منگلا ڈیم نے میرپور کی سماجی اور معاشی ساخت کو بنیادی طور پر تبدیل کر دیا۔ ان کے نزدیک اس منصوبے کے نتیجے میں ہونے والی وسیع پیمانے کی نقل مکانی نے برطانیہ کی جانب ہجرت کو غیر معمولی رفتار عطا کی۔
برطانوی محقق راجر بیلارڈ کی رائے میں منگلا ڈیم اس ہجرت کا واحد سبب نہیں تھا، بلکہ اس نے ایک فیصلہ کن محرک (Catalyst) کا کردار ادا کیا۔ ان کے مطابق، میرپور سے برطانیہ ہجرت کی روایت پہلے سے موجود تھی، تاہم ڈیم کی تعمیر نے اس عمل کو غیر معمولی وسعت دے دی۔
جرمن نژاد ماہر بشریات مارٹن سوکیفیلڈ، جنہوں نے پاکستان اور آزاد کشمیر پر طویل عرصہ تحقیق کی، لکھتے ہیں کہ منگلا ڈیم محض ایک انجینئرنگ منصوبہ نہیں تھا، بلکہ اس نے ہزاروں خاندانوں کی سماجی شناخت، معاشی ڈھانچے اور مستقبل کو گہرے طور پر متاثر کیا۔ ان کے نزدیک یہ منصوبہ صرف جغرافیائی تبدیلی نہیں بلکہ ایک وسیع سماجی اور ثقافتی تبدیلی کا نقطۂ آغاز بھی ثابت ہوا۔
ان تینوں محققین کی آراء کا تقابلی جائزہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ اگرچہ منگلا ڈیم نے میرپور سے برطانیہ ہجرت کو بڑے پیمانے پر تیز کیا، لیکن یہ ہجرت کسی ایک واقعے کا نتیجہ نہیں تھی۔ اس کے پس منظر میں پہلے سے موجود معاشی روابط، برطانیہ میں قائم ابتدائی میرپوری برادری، خاندانی نیٹ ورک اور برطانوی صنعتوں میں مزدوروں کی طلب جیسے عوامل بھی یکساں اہمیت رکھتے تھے۔

اس باب کا خلاصہ

1۔ منگلا ڈیم کی تعمیر 1962ء میں شروع ہوئی اور 1967ء میں مکمل ہوئی، جس کے نتیجے میں پاکستان کا ایک اہم آبی اور پن بجلی منصوبہ وجود میں آیا۔
2۔ اس منصوبے کے باعث تقریباً ایک لاکھ سے ایک لاکھ دس ہزار افراد نقل مکانی پر مجبور ہوئے، جبکہ تقریباً 250 سے زائد دیہات مختلف درجات میں متاثر ہوئے۔
3۔ حکومتِ پاکستان نے متاثرین کے لیے مالی معاوضے اور متبادل آبادکاری کے انتظامات کیے، تاہم متعدد تحقیقی مطالعات کے مطابق بہت سے خاندان معاشی، سماجی اور نفسیاتی مشکلات سے دوچار رہے۔
4۔ دستیاب برطانوی اور پاکستانی سرکاری ریکارڈ میں ایسا کوئی قطعی ثبوت موجود نہیں ملتا کہ برطانیہ نے منگلا ڈیم سے متاثر ہونے والے تمام افراد کو خصوصی ویزا، مستقل رہائش یا شہریت دینے کی کوئی عمومی اسکیم نافذ کی ہو۔
5۔ برطانیہ میں پہلے سے آباد میرپوری برادری نے بعد میں آنے والے متاثرین کو رہائش، روزگار اور سماجی معاونت فراہم کرنے میں بنیادی کردار ادا کیا، جس کے نتیجے میں سلسلہ وار خاندانی ہجرت (Chain Migration) کو فروغ ملا۔
6۔ برطانوی مؤرخین اور محققین، جن میں پروفیسر ایان ٹالبوٹ، راجر بیلارڈ اور مارٹن سوکیفیلڈ نمایاں ہیں، اس بات پر متفق ہیں کہ منگلا ڈیم نے میرپور سے برطانیہ ہجرت میں غیر معمولی اضافہ کیا، تاہم وہ اسے ہجرت کا واحد سبب قرار نہیں دیتے، بلکہ پہلے سے موجود معاشی روابط، برطانیہ کی صنعتی ضروریات اور خاندانی نیٹ ورک کو بھی اس عمل کے اہم عوامل شمار کرتے ہیں۔

1. اہم مراجع

2. Roger Ballard, *Desh Pardesh: The South Asian Presence in Britain*, Hurst & Company, London, 1994.
3. Ian Talbot, *Pakistan: A Modern History*, Hurst Publishers, London, 2009.
4. Martin Sökefeld, *Struggling for Recognition*, Berghahn Books, 2015.
5. WAPDA, *Mangla Dam Project: Official Historical Record*.
6. World Bank, *The Indus Waters Treaty, 1960*.
7. Institution of Civil Engineers (UK), *Mangla Dam Project*.

باب چہارم: کیا برطانیہ نے منگلا متاثرین کو خصوصی رعایت دی؟

ورک واؤچر اسکیم کی حقیقت، برطانوی اور پاکستانی حکومتی ریکارڈ، حقائق اور غلط فہمیاں

تمہید

منگلا ڈیم اور میرپور سے برطانیہ ہجرت کے حوالے سے سب سے زیادہ دہرائے جانے والے دعوؤں میں سے ایک یہ ہے کہ برطانیہ نے منگلا ڈیم سے متاثر ہونے والے تمام افراد کو خصوصی ویزا، خصوصی شہریت یا خصوصی امیگریشن کا حق دیا تھا۔ یہ دعویٰ عوامی گفتگو، اخباری مضامین اور سوشل میڈیا پر بارہا دہرایا جاتا ہے، لیکن سوال یہ ہے کہ کیا اس کی تائید برطانوی یا پاکستانی سرکاری ریکارڈ سے ہوتی ہے؟
اس باب میں اسی سوال کا غیر جانب دار اور دستاویزی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

ورک واؤچر اسکیم کیا تھی؟

دوسری جنگِ عظیم کے بعد برطانیہ کو صنعت، ٹرانسپورٹ، تعمیرات اور دیگر شعبوں میں شدید افرادی قوت کی ضرورت تھی۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے دولتِ مشترکہ (Commonwealth) کے ممالک سے مزدوروں کی آمد کی حوصلہ افزائی کی گئی۔
1962ء کے Commonwealth Immigrants Act کے بعد برطانیہ نے روزگار کی بنیاد پر داخلے کے لیے مختلف اقسام کے Employment Vouchers (Work Vouchers) متعارف کرائے۔
ان واؤچرز کے ذریعے وہ افراد برطانیہ جا سکتے تھے جنہیں روزگار یا مخصوص مہارت کی بنیاد پر داخلے کی اجازت ملتی تھی۔
یہ اسکیم صرف پاکستانی شہریوں کے لیے نہیں تھی بلکہ دولتِ مشترکہ کے دیگر ممالک کے شہری بھی اس سے استفادہ کر سکتے تھے۔

منگلا متاثرین کے بارے میں دعویٰ

عام طور پر کہا جاتا ہے کہ منگلا ڈیم کی تعمیر کے نتیجے میں بے گھر ہونے والے تمام متاثرین کو برطانوی حکومت نے خصوصی ورک واؤچر جاری کیے۔
تاریخی ریکارڈ اس دعوے کی اس شکل میں تائید نہیں کرتا۔
دستیاب برطانوی سرکاری دستاویزات، پارلیمانی مباحث اور امیگریشن قوانین میں ایسا کوئی عمومی قانون موجود نہیں ملتا جس میں یہ لکھا گیا ہو کہ منگلا ڈیم کے تمام متاثرین کو خودکار طور پر برطانیہ میں داخلے یا مستقل رہائش کا حق دیا گیا تھا۔

حقیقت کیا تھی؟

تحقیقی مطالعات سے معلوم ہوتا ہے کہ منگلا ڈیم کی تعمیر کے بعد پاکستانی حکومت، آزاد کشمیر کی انتظامیہ اور برطانوی حکام کے درمیان متاثرین کے مستقبل کے حوالے سے مختلف سطحوں پر بات چیت ضرور ہوئی۔
اسی دوران بعض متاثرہ خاندانوں کے افراد نے روزگار کی بنیاد پر ورک واؤچر حاصل کیے اور برطانیہ منتقل ہوئے۔
اس عمل میں ایک اور اہم عنصر یہ تھا کہ برطانیہ میں پہلے سے آباد میرپوری خاندان اپنے رشتہ داروں کی معاونت کر رہے تھے، جس سے قانونی ہجرت نسبتاً آسان ہو گئی۔
لہٰذا عملی طور پر بعض متاثرین کو برطانیہ جانے کا موقع ضرور ملا، لیکن یہ کہنا درست نہیں کہ ہر متاثرہ خاندان کو خصوصی سرکاری رعایت حاصل ہوئی تھی۔

برطانوی حکومتی ریکارڈ کیا بتاتے ہیں؟

برطانوی پارلیمنٹ کے ریکارڈ اور امیگریشن قوانین اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ 1962ء کے بعد برطانیہ نے امیگریشن کو منظم اور محدود کرنا شروع کر دیا تھا۔
اگر منگلا متاثرین کے لیے کوئی مستقل خصوصی قانون موجود ہوتا تو اس کا واضح ذکر ان قوانین یا پارلیمانی کارروائی میں ملنا چاہیے تھا، لیکن ایسا کوئی عمومی قانونی ثبوت دستیاب نہیں۔
اسی وجہ سے بیشتر برطانوی مؤرخین اس موضوع کو خصوصی قانونی رعایت کے بجائے انتظامی سہولتوں، روزگار کے مواقع اور خاندانی روابط کے تناظر میں بیان کرتے ہیں۔

پاکستانی سرکاری مؤقف

واپڈا اور دیگر سرکاری ریکارڈ بنیادی طور پر منگلا ڈیم کی تعمیر، متاثرہ آبادی، معاوضوں اور آبادکاری پر توجہ دیتے ہیں۔
ان دستاویزات میں یہ ضرور ذکر ملتا ہے کہ بے گھر ہونے والے خاندانوں کی بحالی کے لیے مختلف اقدامات کیے گئے، لیکن ایسا کوئی واضح سرکاری ثبوت موجود نہیں جس میں کہا گیا ہو کہ تمام متاثرین کو برطانیہ منتقل کرنے کا باقاعدہ بین الحکومتی معاہدہ ہوا تھا۔

برطانوی محققین کی رائے

راجر بیلارڈ کے مطابق منگلا ڈیم کے بعد برطانیہ ہجرت میں اضافہ ضرور ہوا، لیکن اس کی ایک اہم وجہ پہلے سے موجود میرپوری برادری، روزگار کے مواقع اور خاندانی روابط تھے۔
ایان ٹالبوٹ بھی اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ منگلا ڈیم نے نقل مکانی کی رفتار بڑھائی، تاہم اسے برطانوی امیگریشن پالیسی سے الگ کر کے نہیں دیکھا جا سکتا۔
ویریٹی سیف اللہ خان اپنی تحقیق میں اس امر پر زور دیتی ہیں کہ بریڈفورڈ میں میرپوری برادری کی توسیع بنیادی طور پر خاندانی روابط اور سلسلہ وار ہجرت کے ذریعے ہوئی۔

عام غلط فہمیاں

غلط فہمی: تمام منگلا متاثرین کو برطانوی ویزا ملا تھا۔
حقیقت: اس دعوے کے حق میں کوئی عمومی سرکاری ثبوت موجود نہیں۔
غلط فہمی: برطانیہ نے متاثرین کو خصوصی شہریت دی تھی۔
حقیقت: ایسا کوئی قانون یا سرکاری اعلان دستیاب نہیں۔
غلط فہمی: صرف منگلا ڈیم کی وجہ سے لوگ برطانیہ گئے۔
حقیقت: ہجرت میں برطانوی صنعتوں کی ضرورت، امیگریشن قوانین، پہلے سے موجود میرپوری برادری اور خاندانی روابط نے بھی بنیادی کردار ادا کیا۔

تنقیدی تجزیہ

تاریخی شواہد کے مجموعی جائزے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ "تمام منگلا متاثرین کو خصوصی برطانوی رعایت ملی" ایک سادہ اور مبالغہ آمیز بیانیہ ہے۔
اس کے برعکس دستیاب دستاویزات یہ ظاہر کرتی ہیں کہ بعض متاثرین نے ورک واؤچر، روزگار، خاندانی کفالت یا دیگر قانونی ذرائع کے ذریعے برطانیہ ہجرت کی، لیکن یہ سہولت ہر متاثرہ خاندان کو یکساں طور پر حاصل نہیں تھی۔
اس لیے تاریخی دیانت داری کا تقاضا ہے کہ عوامی روایت اور مستند دستاویزات کے درمیان فرق کو واضح رکھا جائے۔

خلاصۂ باب

منگلا ڈیم کے متاثرین کی ایک تعداد نے برطانیہ ہجرت کی، لیکن یہ کہنا درست نہیں کہ تمام متاثرین کو خصوصی برطانوی ویزا، شہریت یا قانونی رعایت دی گئی تھی۔ دستیاب برطانوی اور پاکستانی سرکاری ریکارڈ اس دعوے کی عمومی شکل میں تائید نہیں کرتے۔ زیادہ درست مؤقف یہ ہے کہ منگلا ڈیم، ورک واؤچر اسکیم، برطانوی افرادی قوت کی ضرورت اور پہلے سے آباد میرپوری خاندانوں کے باہمی تعاون نے مل کر اس ہجرت کو فروغ دیا۔

اہم نتائج

1. ورک واؤچر اسکیم دولتِ مشترکہ کے متعدد ممالک کے شہریوں کے لیے تھی، صرف منگلا متاثرین کے لیے نہیں۔
2. تمام منگلا متاثرین کو خصوصی برطانوی ویزا یا شہریت دیے جانے کا کوئی عمومی سرکاری ثبوت موجود نہیں۔
3. بعض متاثرین نے قانونی ورک واؤچرز اور دیگر امیگریشن ذرائع سے برطانیہ ہجرت کی۔
4. برطانوی اور پاکستانی سرکاری ریکارڈ اس موضوع کو محدود انتظامی سہولتوں اور امیگریشن قوانین کے تناظر میں بیان کرتے ہیں، نہ کہ کسی خصوصی اجتماعی رعایت کے طور پر۔
5. اس موضوع پر عوامی بیانیے اور تاریخی شواہد میں نمایاں فرق موجود ہے۔

مراجع

1. .British Nationality Act 1948
2. .Commonwealth Immigrants Act 1962
3. .Commonwealth Immigrants Act 1968
4. .Immigration Act 1971
5. .Ian Talbot. Pakistan: A Modern History. London: Hurst Publishers, 2009
6. .Roger Ballard. Desh Pardesh: The South Asian Presence in Britain. London: Hurst & Company, 1994
7. Verity Saifullah Khan. "The Pakistanis: Mirpuri Villagers at Home and in Bradford." In Between Two Cultures: Migrants and Minorities in .Britain. Edited by James L. Watson. Oxford: Blackwell, 1977
8. WAPDA. Mangla Dam Project: Official Reports

.

باب پنجم: برطانوی امیگریشن قوانین اور میرپوری ہجرت

حصہ اول

1948 کا British Nationality Act اور میرپور سے برطانیہ ہجرت کا آغاز

تمہید

میرپور سے برطانیہ ہجرت کی تاریخ کو سمجھنے کے لیے برطانوی امیگریشن قوانین کا مطالعہ ناگزیر ہے۔ بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ برطانیہ نے ہمیشہ سے سخت امیگریشن قوانین نافذ کیے تھے، لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے۔ دوسری جنگِ عظیم کے بعد برطانیہ کو اپنی معیشت کی بحالی کے لیے لاکھوں مزدوروں کی ضرورت تھی، جس کے نتیجے میں دولتِ مشترکہ کے شہریوں کے لیے برطانیہ کے دروازے نسبتاً کھلے رکھے گئے۔

اسی پس منظر میں 1948ء کا British Nationality Act منظور کیا گیا، جو بعد میں میرپور سمیت برصغیر کے مختلف علاقوں سے ہونے والی ہجرت کی قانونی بنیاد بنا۔

دوسری جنگِ عظیم کے بعد برطانیہ کی صورتحال

1939ء سے 1945ء تک جاری رہنے والی دوسری جنگِ عظیم نے برطانیہ کی معیشت کو شدید متاثر کیا۔ صنعتیں، ٹرانسپورٹ، ریلوے، تعمیرات، فولاد سازی اور صحت کے شعبے افرادی قوت کی کمی کا شکار تھے۔ لاکھوں برطانوی فوجیوں کی جنگ میں شرکت اور جنگی نقصانات کے باعث ملکی معیشت کو فوری طور پر کارکنوں کی ضرورت تھی۔

اس کمی کو پورا کرنے کے لیے برطانوی حکومت نے دولتِ مشترکہ کے ممالک، خصوصاً پاکستان، بھارت، جمیکا اور دیگر نوآزاد ریاستوں کے شہریوں کو برطانیہ آ کر کام کرنے کی اجازت دی۔

1948 کا British Nationality Act

30 جولائی 1948ء کو برطانوی پارلیمنٹ نے British Nationality Act 1948 منظور کیا، جو یکم جنوری 1949ء سے نافذ ہوا۔

اس قانون نے "Citizen of the United Kingdom and Colonies (CUKC)" کا نیا قانونی درجہ متعارف کرایا اور دولتِ مشترکہ کے شہریوں کو برطانیہ میں داخل ہونے، رہنے اور ملازمت حاصل کرنے کے وسیع قانونی مواقع فراہم کیے۔

اگرچہ پاکستان 1947ء میں آزاد ہو چکا تھا، لیکن دولتِ مشترکہ کی رکنیت کے باعث پاکستانی شہری بھی اس قانونی فریم ورک سے مستفید ہو سکتے تھے۔

قانون کا بنیادی مقصد

اس قانون کا مقصد امیگریشن کو محدود کرنا نہیں بلکہ برطانوی سلطنت کے خاتمے کے بعد دولتِ مشترکہ کے ممالک کے ساتھ قانونی تعلقات کو نئی بنیاد فراہم کرنا تھا۔

اسی قانون کی بدولت 1950ء کی دہائی میں ہزاروں پاکستانی، بھارتی اور کیریبین شہری روزگار کی غرض سے برطانیہ پہنچے۔

میرپور سے ابتدائی ہجرت

1948ء کے قانون کے نفاذ کے بعد میرپور سے تعلق رکھنے والے بعض نوجوان روزگار کی تلاش میں برطانیہ پہنچنے لگے۔ ان کی اکثریت نے ٹیکسٹائل ملوں، فولاد سازی، تعمیرات، ریلوے اور پبلک ٹرانسپورٹ جیسے شعبوں میں ملازمت اختیار کی۔

یہ تعداد ابتدا میں محدود تھی، لیکن انہی افراد نے بعد میں آنے والے خاندانوں کے لیے راستہ ہموار کیا۔

اسی وجہ سے برطانوی مؤرخین اس ابتدائی ہجرت کو بعد کی وسیع میرپوری آبادکاری کی بنیاد قرار دیتے ہیں۔

برطانوی صنعتوں کی ضرورت

1940ء اور 1950ء کی دہائی میں برطانیہ کی صنعتیں مسلسل مزدوروں کی کمی کا شکار تھیں۔ مقامی افرادی قوت اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے کافی نہیں تھی، اس لیے صنعتوں نے بیرونِ ملک سے کارکنوں کی بھرتی کی حوصلہ افزائی کی۔

میرپور سے تعلق رکھنے والے افراد اپنی محنت، خاندانی تعاون اور کم اجرت پر کام کرنے کی آمادگی کی وجہ سے جلد ہی مختلف صنعتی شہروں میں جگہ بنانے میں کامیاب ہوئے۔

برطانوی مؤرخین کی رائے

پروفیسر ایان ٹالبوٹ کے مطابق، برطانیہ کی جنگ کے بعد کی معاشی ضروریات اور 1948ء کے قانونی انتظامات نے جنوبی ایشیا سے ہجرت کی راہ ہموار کی۔ بعد ازاں منگلا ڈیم نے اس پہلے سے جاری عمل کو مزید تیز کر دیا۔

راجر بیلارڈ کے مطابق، میرپور سے برطانیہ ہجرت کا آغاز منگلا ڈیم سے پہلے ہو چکا تھا۔ ابتدائی مہاجرین نے بعد میں آنے والے خاندانوں کے لیے ایک مضبوط سماجی نیٹ ورک قائم کیا، جس نے آئندہ دہائیوں میں بڑے پیمانے پر آبادکاری کو ممکن بنایا۔

ویریٹی سیف اللہ خان بھی اس نتیجے پر پہنچتی ہیں کہ بریڈفورڈ میں میرپوری برادری کی تشکیل 1950ء کی دہائی میں شروع ہونے والی ابتدائی ہجرت کے بغیر ممکن نہ تھی۔

تنقیدی تجزیہ

یہ کہنا درست نہیں کہ 1948ء کا British Nationality Act صرف میرپور یا پاکستان کے لیے بنایا گیا تھا۔ یہ پورے دولتِ مشترکہ کے قانونی ڈھانچے کا حصہ تھا اور اس سے متعدد ممالک کے شہری مستفید ہوئے۔

البتہ یہ حقیقت بھی ناقابلِ تردید ہے کہ اسی قانون نے میرپور سے برطانیہ جانے والے ابتدائی مہاجرین کے لیے قانونی راستہ فراہم کیا۔ اگر یہ قانونی سہولت موجود نہ ہوتی تو بعد کی وسیع میرپوری آبادکاری شاید اس شکل میں ممکن نہ ہوتی۔

اسی لیے 1948ء کا قانون میرپور سے برطانیہ ہجرت کی تاریخ میں بنیادی اہمیت رکھتا ہے، اگرچہ اس وقت منگلا ڈیم کا منصوبہ ابھی شروع بھی نہیں ہوا تھا۔

خلاصۂ حصہ اول

1948ء کا British Nationality Act میرپور سے برطانیہ ہجرت کی ابتدائی قانونی بنیاد تھا۔ دوسری جنگِ عظیم کے بعد برطانیہ کو افرادی قوت کی ضرورت تھی، جبکہ دولتِ مشترکہ کے شہریوں کو نسبتاً آسان قانونی رسائی حاصل تھی۔ میرپور کے ابتدائی مہاجرین نے انہی حالات سے فائدہ اٹھایا اور برطانیہ میں ایسی کمیونٹی کی بنیاد رکھی جس نے بعد میں ہزاروں خاندانوں کی آبادکاری میں اہم کردار ادا کیا۔

مراجع

1. British Nationality Act 1948.
2. Ian Talbot. Pakistan: A Modern History. London: Hurst Publishers, 2009.
3. Roger Ballard. Desh Pardesh: The South Asian Presence in Britain. London: Hurst & Company, 1994.
4. Verity Saifullah Khan. “The Pakistanis: Mirpuri Villagers at Home and in Bradford.” In Between Two Cultures: Migrants and Minorities in Britain. Edited by James L. Watson. Oxford: Blackwell, 1977.

حصہ دوم
1962 کا 1968، Commonwealth Immigrants Act اور 1971 کے قوانین، اور میرپوری ہجرت پر ان کے اثرات

تمہید
1948ء کے **British Nationality Act** نے دولتِ مشترکہ کے شہریوں کے لیے برطانیہ میں داخلے کے وسیع مواقع فراہم کیے تھے، لیکن 1950ء کی دہائی کے اختتام تک برطانیہ میں دولتِ مشترکہ سے آنے والے تارکینِ وطن کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہو چکا تھا۔ اس کے نتیجے میں امیگریشن کو منظم کرنے اور داخلے کے لیے نئی شرائط مقرر کرنے کی ضرورت محسوس کی گئی۔ چنانچہ 1962ء، 1968ء اور 1971ء کے قوانین نے برطانوی امیگریشن پالیسی میں بنیادی تبدیلیاں متعارف کرائیں۔

1962 کا Commonwealth Immigrants Act

برطانوی پارلیمنٹ نے 1962ء میں **Commonwealth Immigrants Act** منظور کیا، جس نے پہلی مرتبہ دولتِ مشترکہ کے شہریوں کی برطانیہ میں آزادانہ آمد پر قانونی پابندیاں عائد کیں۔
اس قانون کے تحت برطانیہ میں ملازمت کے لیے آنے والوں کو **Employment Voucher (Work Voucher)** حاصل کرنا ضروری قرار دیا گیا۔ ان واؤچرز کی مختلف اقسام تھیں، جن میں ہنر مند افراد، مخصوص پیشوں سے وابستہ کارکن اور ایسے افراد شامل تھے جنہیں برطانوی معیشت کی ضرورت سمجھا جاتا تھا۔
اس قانون کا مقصد امیگریشن کو مکمل طور پر بند کرنا نہیں بلکہ اسے منظم اور محدود کرنا تھا۔

میرپوری ہجرت پر اثرات
یہ قانون اس وقت نافذ ہوا جب منگلا ڈیم کی تعمیر بھی شروع ہو چکی تھی۔ چنانچہ میرپور کے بہت سے خاندان ایک ایسے دور میں بیرونِ ملک جانے پر غور کر رہے تھے جب برطانیہ امیگریشن کے قوانین سخت کر رہا تھا۔
جن افراد کے رشتہ دار پہلے سے برطانیہ میں موجود تھے یا جو روزگار کے لیے مطلوبہ شرائط پوری کرتے تھے، ان کے لیے ہجرت نسبتاً آسان رہی، جبکہ دیگر افراد کے لیے برطانیہ جانا پہلے کی نسبت زیادہ مشکل ہو گیا۔

1968 کا Commonwealth Immigrants Act

1968ء میں برطانوی حکومت نے امیگریشن قوانین مزید سخت کر دیے۔
اس قانون کے تحت صرف دولتِ مشترکہ کی شہریت کافی نہیں رہی بلکہ برطانیہ میں داخلے کے لیے قریبی خاندانی تعلق (Patrial Connection) کی شرط بھی زیادہ اہم ہو گئی۔ اس تبدیلی کا مقصد برطانیہ میں آنے والے نئے مہاجرین کی تعداد کو مزید محدود کرنا تھا۔
اس قانون کے بعد میرپور سے براہِ راست روزگار کی بنیاد پر ہجرت کے امکانات کم ہوئے، جبکہ خاندانی بنیادوں پر ہجرت کی اہمیت بڑھتی گئی۔

1971 کا Immigration Act

1971ء کا **Immigration Act** برطانوی امیگریشن تاریخ کا ایک اہم سنگِ میل سمجھا جاتا ہے۔
اس قانون نے **Right of Abode** کا تصور متعارف کرایا، جس کے تحت صرف مخصوص قانونی حیثیت رکھنے والے افراد کو برطانیہ میں غیر محدود رہائش اور کام کرنے کا حق حاصل تھا۔
اس قانون کے بعد امیگریشن کے قواعد مزید منظم ہوئے اور مستقل رہائش، خاندانی ملاپ اور ورک پرمٹ سے متعلق واضح قانونی ڈھانچہ تشکیل دیا گیا۔

میرپوری برادری پر اثرات
اگرچہ ان قوانین نے نئی ہجرت کو محدود کیا، لیکن برطانیہ میں پہلے سے آباد میرپوری خاندانوں نے خاندانی ملاپ (Family Reunion) کے قانونی طریقوں سے اپنے قریبی رشتہ داروں کو بلانے کا سلسلہ جاری رکھا۔
یہی عمل بعد میں **Chain Migration** کہلایا، جس نے برطانیہ میں میرپوری برادری کی مسلسل توسیع میں بنیادی کردار ادا کیا۔
اس طرح امیگریشن قوانین نے ہجرت کو مکمل طور پر روکا نہیں بلکہ اس کی نوعیت کو تبدیل کر دیا۔

برطانوی مؤرخین کی آراء
راجر بیلارڈ کے مطابق، 1962ء کے بعد امیگریشن قوانین میں سختی ضرور آئی، لیکن برطانیہ میں پہلے سے آباد میرپوری برادری نے خاندانی روابط کے ذریعے ہجرت کے سلسلے کو برقرار رکھا۔ ان کے نزدیک میرپور کی ہجرت کو صرف قانونی تبدیلیوں سے نہیں بلکہ سماجی نیٹ ورکس کے تناظر میں بھی سمجھنا ضروری ہے۔
پروفیسر ایان ٹالبوٹ لکھتے ہیں کہ منگلا ڈیم اور برطانوی امیگریشن قوانین ایک ہی تاریخی دور میں سامنے آئے۔ منگلا ڈیم نے نقل مکانی کی ضرورت پیدا کی، جبکہ امیگریشن قوانین نے اس نقل مکانی کے قانونی راستوں اور رفتار کو متاثر کیا۔
ویریٹی سیف اللہ خان اپنی تحقیق میں اس نتیجے پر پہنچتی ہیں کہ بریڈفورڈ میں آباد میرپوری خاندانوں نے بعد میں آنے والے رشتہ داروں کی رہائش، ملازمت اور سماجی انضمام میں بنیادی کردار ادا کیا، جس کے باعث قانونی پابندیوں کے باوجود برادری کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہا۔

تنقیدی تجزیہ
بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ 1962ء کے بعد برطانیہ نے پاکستانیوں کے لیے اپنے دروازے مکمل طور پر بند کر دیے تھے، لیکن تاریخی ریکارڈ اس تصور کی تائید نہیں کرتا۔
حقیقت یہ ہے کہ امیگریشن کے قواعد سخت ضرور ہوئے، مگر قانونی راستے مکمل طور پر ختم نہیں ہوئے۔ روزگار، خاندانی ملاپ اور دیگر قانونی ذرائع کے ذریعے ہجرت کا سلسلہ جاری رہا۔
اسی طرح یہ کہنا بھی درست نہیں کہ ان قوانین کا میرپور سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ چونکہ یہی وہ دور تھا جب منگلا ڈیم کی تعمیر کے باعث بڑی تعداد میں لوگ نقل مکانی پر مجبور ہوئے، اس لیے امیگریشن قوانین نے ان کی ہجرت کے امکانات، رفتار اور طریقۂ کار پر براہِ راست اثر ڈالا۔

خلاصۂ باب
1948ء سے 1971ء تک برطانوی امیگریشن پالیسی میں نمایاں تبدیلیاں آئیں۔ ابتدا میں نسبتاً کھلی پالیسی موجود تھی، لیکن بعد کے قوانین نے امیگریشن کو مرحلہ وار محدود اور منظم کیا۔ میرپور سے برطانیہ ہجرت انہی قانونی تبدیلیوں کے دوران جاری رہی۔ منگلا ڈیم نے ہجرت کی ضرورت پیدا کی، جبکہ برطانوی قوانین نے اس ہجرت کی قانونی شکل اور رفتار کو متعین کیا۔ برطانیہ میں پہلے سے موجود میرپوری برادری نے خاندانی روابط کے ذریعے اس عمل کو جاری رکھنے میں اہم کردار ادا کیا۔

اہم نتائج
1۔ 1962ء کا **Commonwealth Immigrants Act** دولتِ مشترکہ کے شہریوں کی آزادانہ آمد پر پہلی بڑی قانونی پابندی تھا۔
2۔ 1968ء کے قانون نے امیگریشن کے لیے خاندانی تعلقات اور قانونی حیثیت کو مزید اہم بنا دیا۔
3۔ 1971ء کے **Immigration Act** نے برطانوی امیگریشن نظام کو نئی قانونی بنیاد فراہم کی۔
4۔ ان قوانین نے میرپور سے برطانیہ ہجرت کو مکمل طور پر نہیں روکا بلکہ اس کی نوعیت اور قانونی طریقۂ کار کو تبدیل کیا۔
5۔ خاندانی ملاپ اور چین مائیگریشن نے میرپوری برادری کی توسیع میں بنیادی کردار ادا کیا۔
6۔ برطانوی مؤرخین اس بات پر متفق ہیں کہ میرپور سے ہجرت کو سمجھنے کے لیے منگلا ڈیم، امیگریشن قوانین اور خاندانی روابط—تینوں عوامل کو ایک ساتھ دیکھنا ضروری ہے۔

مراجع

1. British Nationality Act 1948.
2. Commonwealth Immigrants Act 1962.
3. Commonwealth Immigrants Act 1968.
4. Immigration Act 1971.

5. Ian Talbot. *Pakistan: A Modern History*. London: Hurst Publishers, 2009.
6. Roger Ballard. *Desh Pardesh: The South Asian Presence in Britain*. London: Hurst & Company, 1994.
7. Verity Saifullah Khan. "The Pakistanis: Mirpuri Villagers at Home and in Bradford." In *Between Two Cultures: Migrants and Minorities in Britain*. Edited by James L. Watson. Oxford: Blackwell, 1977.

باب ششم: چین مائیگرینٹس (Chain Migration) اور برطانیہ میں میرپوری برادری کا استحکام

تمہید

منگلا ڈیم اور برطانوی امیگریشن قوانین کے مطالعے کے بعد ایک بنیادی سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر برطانیہ نے بعد کے برسوں میں امیگریشن قوانین سخت کر دیے تھے، تو پھر میرپور سے برطانیہ ہجرت کئی دہائیوں تک کیسے جاری رہی؟ اس سوال کا جواب سماجی علوم کے ایک اہم تصور "چین مائیگریشن (Chain Migration)" میں پوشیدہ ہے۔ برطانوی مؤرخین اور ماہرینِ بشریات کے مطابق میرپوری برادری کی برطانیہ میں غیر معمولی وسعت کا سب سے اہم سبب یہی سلسلہ وار خاندانی ہجرت تھی۔

چین مائیگریشن کیا ہے؟

چین مائیگریشن سے مراد وہ عمل ہے جس میں کسی ملک یا علاقے سے ہجرت کرنے والا پہلا فرد نئی جگہ پر روزگار، رہائش اور قانونی حیثیت حاصل کرنے کے بعد اپنے قریبی رشتہ داروں، بھائیوں، بہنوں، والدین یا دیگر اہلِ خانہ کو بھی اپنے پاس بلاتا ہے۔ اس طرح ہجرت کا ایک مسلسل سلسلہ قائم ہو جاتا ہے، جو وقت کے ساتھ ایک منظم سماجی نیٹ ورک کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔
ماہرینِ عمرانیات کے مطابق دنیا کے بیشتر مہاجر معاشروں میں یہی طریقۂ کار اختیار کیا گیا، لیکن میرپور سے برطانیہ ہجرت اس کی ایک نمایاں مثال سمجھی جاتی ہے۔

میرپوری برادری میں چین مائیگریشن

1950ء کی دہائی میں جب میرپور کے چند نوجوان روزگار کی تلاش میں برطانیہ پہنچے تو انہوں نے ابتدائی مشکلات کے باوجود اپنے لیے ملازمت اور رہائش کا انتظام کر لیا۔ بعد ازاں انہوں نے اپنے بھائیوں، قریبی رشتہ داروں اور گاؤں کے دیگر افراد کو برطانیہ آنے میں مدد فراہم کی۔
یہ عمل محض انفرادی تعاون تک محدود نہیں رہا بلکہ ایک مضبوط سماجی روایت میں تبدیل ہو گیا۔ بہت سے خاندانوں نے ایک ہی شہر بلکہ ایک ہی محلے میں سکونت اختیار کی، جس کے نتیجے میں برادری کے اندر باہمی اعتماد، معاشی تعاون اور ثقافتی ہم آہنگی کو فروغ ملا۔
برطانیہ کے شہر اور میرپوری آبادکاری
چین مائیگریشن کے نتیجے میں میرپور سے تعلق رکھنے والے خاندان برطانیہ کے متعدد صنعتی شہروں میں آباد ہوئے۔ ان میں بریڈفورڈ، برمنگھم، اولڈہم، روچڈیل، لیوٹن، ڈیوزبری اور بعض دیگر شہر نمایاں ہیں۔
ان شہروں میں پہلے سے موجود میرپوری خاندان نئے آنے والوں کو رہائش، ملازمت اور مقامی قوانین سے آگاہی فراہم کرتے تھے، جس سے ان کی آبادکاری نسبتاً آسان ہو جاتی تھی۔

برطانوی محققین کی آراء

ویریٹی سیف اللہ خان نے بریڈفورڈ میں میرپوری برادری پر اپنی تحقیق میں واضح کیا ہے کہ خاندانی روابط اور گاؤں کی بنیاد پر قائم سماجی نیٹ ورک نے ہجرت کے تسلسل میں بنیادی کردار ادا کیا۔ ان کے مطابق برطانیہ پہنچنے والے ابتدائی مہاجرین نے اپنے خاندانوں کے لیے راستہ ہموار کیا، جس کے نتیجے میں چند برسوں کے اندر پوری برادری کی آبادکاری کا عمل تیز ہو گیا۔
راجر بیلارڈ بھی اس بات پر زور دیتے ہیں کہ میرپوری برادری کی کامیابی صرف معاشی عوامل کا نتیجہ نہیں تھی بلکہ مضبوط خاندانی نظام، باہمی تعاون اور مشترکہ سماجی شناخت نے اس عمل کو استحکام بخشا۔
پروفیسر ایان ٹالبوٹ کے مطابق منگلا ڈیم نے اگرچہ نقل مکانی کی رفتار میں اضافہ کیا، لیکن برطانیہ میں مستقل میرپوری برادری کے قیام میں چین مائیگریشن کا کردار زیادہ دیرپا اور فیصلہ کن ثابت ہوا۔

سماجی اور معاشی اثرات

چین مائیگریشن کے نتیجے میں میرپور اور برطانیہ کے درمیان ایک مضبوط سماجی اور معاشی تعلق قائم ہو گیا۔ برطانیہ میں مقیم افراد اپنے خاندانوں کو باقاعدگی سے مالی معاونت بھیجنے لگے، جس سے میرپور میں گھروں کی تعمیر، تعلیم، کاروبار اور معیارِ زندگی میں نمایاں تبدیلیاں آئیں۔
اسی دوران برطانیہ میں میرپوری برادری نے اپنی مساجد، ثقافتی تنظیمیں، کاروباری ادارے اور فلاحی تنظیمیں بھی قائم کیں، جنہوں نے نئی نسل کی سماجی اور مذہبی شناخت کو برقرار رکھنے میں اہم کردار ادا کیا۔

تنقیدی جائزہ

اگرچہ چین مائیگریشن نے ہزاروں خاندانوں کو بہتر معاشی مواقع فراہم کیے، لیکن بعض محققین کے مطابق اس کے نتیجے میں بعض علاقوں میں سماجی انضمام کی رفتار نسبتاً سست رہی، کیونکہ ایک ہی برادری کے افراد محدود جغرافیائی علاقوں میں آباد رہے اور ان کے سماجی روابط زیادہ تر اپنی ہی برادری تک محدود رہے۔
اس کے باوجود بیشتر محققین اس بات پر متفق ہیں کہ میرپوری برادری کی برطانیہ میں مضبوط موجودگی کو سمجھنے کے لیے چین مائیگریشن کا تصور بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔

خلاصۂ باب

یہ باب واضح کرتا ہے کہ میرپور سے برطانیہ ہجرت صرف ایک وقتی یا ہنگامی عمل نہیں تھی بلکہ خاندانی روابط، باہمی اعتماد اور سماجی نیٹ ورک کی بنیاد پر کئی دہائیوں تک جاری رہنے والا ایک منظم سلسلہ تھا۔ منگلا ڈیم نے اس عمل کو تیز کیا، لیکن اس کے استحکام میں چین مائیگریشن نے فیصلہ کن کردار ادا کیا۔

اہم نتائج

1. چین مائیگریشن میرپور سے برطانیہ ہجرت کے تسلسل کا بنیادی سماجی محرک تھا۔
2. پہلے سے آباد میرپوری خاندانوں نے نئے آنے والوں کی رہائش، روزگار اور آبادکاری میں اہم کردار ادا کیا۔
3. خاندانی اور برادری کے روابط نے ہجرت کے عمل کو مسلسل جاری رکھنے میں مدد دی۔
4. برطانیہ کے متعدد صنعتی شہروں میں میرپوری برادری کی بڑی آبادی اسی سلسلہ وار ہجرت کا نتیجہ ہے۔
5. برطانوی مؤرخین اور سماجی محققین چین مائیگریشن کو میرپوری برادری کی تشکیل اور استحکام کا بنیادی عنصر قرار دیتے ہیں۔

مراجع

1. Roger Ballard, Desh Pardesh: The South Asian Presence in Britain. Hurst & Company, London, 1994.
2. Verity Saifullah Khan, "The Pakistanis: Mirpuri Villagers at Home and in Bradford", in James L. Watson (Ed.), Between Two Cultures: Migrants and Minorities in Britain. Blackwell, Oxford, 1977.
3. Ian Talbot, Pakistan: A Modern History. Hurst Publishers, London, 2009.
4. Katharine Charsley, South Asian Migration in Britain: Historical and Contemporary Perspectives.

باب ہفتم: برطانوی مؤرخین اور ماہرین کی آراء

تمہید

میرپور سے برطانیہ ہجرت پر گزشتہ پانچ دہائیوں کے دوران متعدد برطانوی مؤرخین، ماہرینِ بشریات، ماہرینِ عمرانیات اور جنوبی ایشیا کے محققین نے تحقیق کی ہے۔ ان مطالعات نے اس موضوع کو محض ہجرت کی تاریخ کے طور پر نہیں دیکھا بلکہ اسے نوآبادیاتی ورثے، ترقیاتی منصوبوں، ریاستی پالیسی، شناخت، سماجی روابط اور تارکینِ وطن کی تشکیل کے تناظر میں بھی بیان کیا ہے۔
اگرچہ ان محققین کے زاویۂ نظر میں بعض اختلافات موجود ہیں، تاہم تقریباً سب اس بات پر متفق ہیں کہ میرپور سے برطانیہ ہجرت کو کسی ایک وجہ سے نہیں سمجھا جا سکتا۔ یہ ایک ایسا تاریخی عمل تھا جس میں معاشی، قانونی، سماجی اور سیاسی عوامل باہم مربوط تھے۔

راجر بیلارڈ ((Roger Ballard

راجر بیلارڈ برطانیہ میں جنوبی ایشیائی تارکینِ وطن، خصوصاً میرپوری برادری، پر تحقیق کرنے والے نمایاں ماہرین میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی کتاب Desh Pardesh: The South Asian Presence in Britainاور دیگر تحقیقی مقالات اس موضوع کے بنیادی مآخذ سمجھے جاتے ہیں۔
بیلارڈ کے مطابق میرپور سے برطانیہ ہجرت کی کامیابی کی بنیادی وجہ صرف معاشی ضرورت نہیں تھی بلکہ خاندانی روابط، برادری کا باہمی اعتماد اور سلسلہ وار ہجرت (Chain Migration)تھی۔ ان کے نزدیک پہلے سے آباد افراد نے بعد میں آنے والوں کے لیے روزگار، رہائش اور سماجی انضمام کی راہ ہموار کی۔
وہ یہ بھی واضح کرتے ہیں کہ منگلا ڈیم نے ہجرت کو تیز ضرور کیا، لیکن اسے ہجرت کا واحد سبب قرار دینا تاریخی طور پر درست نہیں۔

تنقیدی جائزہ

بیلارڈ کی تحقیق کا سب سے بڑا امتیاز یہ ہے کہ وہ ہجرت کو سماجی نیٹ ورک اور خاندانی ڈھانچے کے تناظر میں دیکھتے ہیں۔ تاہم بعض ناقدین کے مطابق ان کی توجہ برطانیہ میں آباد کمیونٹی پر زیادہ ہے، جبکہ منگلا ڈیم سے متاثرہ آبادی کے مقامی تجربات نسبتاً کم زیرِ بحث آتے ہیں۔

ویریٹی سیف اللہ خان ((Verity Saifullah Khan

ویریٹی سیف اللہ خان نے بریڈفورڈ میں آباد میرپوری خاندانوں پر میدان تحقیق ((Field Researchکی بنیاد پر اہم کام کیا۔ ان کا مطالعہ برطانوی معاشرے میں میرپوری خاندانوں کی سماجی ساخت، خاندانی نظام، رشتہ داری اور ثقافتی روایات کو سمجھنے میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔
وہ اس نتیجے پر پہنچتی ہیں کہ میرپوری برادری کی کامیابی میں خاندان، برادری اور باہمی اعتماد بنیادی عناصر تھے۔ ان کے مطابق نئی ہجرت کو سمجھنے کے لیے صرف معاشی عوامل کافی نہیں بلکہ سماجی رشتوں کا تجزیہ بھی ضروری ہے۔

تنقیدی جائزہ

ویریٹی سیف اللہ خان کی تحقیق کی اہمیت ان کے عملی مشاہدے اور براہِ راست انٹرویوز میں ہے۔ تاہم ان کی تحقیق زیادہ تر بریڈفورڈ تک محدود ہے، اس لیے اسے پورے برطانیہ کی میرپوری برادری پر مکمل طور پر منطبق نہیں کیا جا سکتا۔

پروفیسر ایان ٹالبوٹ ((Ian Talbot

پروفیسر ایان ٹالبوٹ جنوبی ایشیا، تقسیمِ ہند اور پاکستان کی جدید تاریخ کے ممتاز مؤرخ ہیں۔ ان کی کتاب Pakistan: A Modern Historyمیں میرپور، منگلا ڈیم اور برطانیہ ہجرت کے باہمی تعلق پر اہم بحث موجود ہے۔
ٹالبوٹ کے مطابق منگلا ڈیم نے میرپور کی سماجی اور معاشی ساخت کو بنیادی طور پر تبدیل کیا۔ ان کے نزدیک یہ منصوبہ ہزاروں افراد کی نقل مکانی کا سبب بنا، لیکن یہ ہجرت پہلے سے موجود برطانوی صنعتی مواقع اور میرپوری سماجی روابط کے باعث غیر معمولی وسعت اختیار کر سکی۔
وہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ تاریخ کو صرف ایک سبب کے ذریعے بیان کرنا درست نہیں۔

تنقیدی جائزہ

ٹالبوٹ کی تحریروں کی سب سے بڑی خوبی ان کا وسیع تاریخی تناظر ہے۔ وہ سیاسی، معاشی اور سماجی عوامل کو ایک دوسرے سے جوڑ کر دیکھتے ہیں۔ تاہم چونکہ ان کی تحقیق پاکستان کی مجموعی تاریخ پر مرکوز ہے، اس لیے میرپور ان کے مطالعے کا واحد موضوع نہیں۔

مارٹن سوکیفیلڈ ((Martin Sökefeld

مارٹن سوکیفیلڈ جرمن ماہرِ بشریات ہیں جنہوں نے آزاد کشمیر، کشمیری شناخت، تارکینِ وطن کی سیاست اور برطانیہ میں آباد کشمیری برادری پر وسیع تحقیق کی ہے۔
ان کے مطابق منگلا ڈیم صرف ایک ترقیاتی منصوبہ نہیں تھا بلکہ اس نے ہزاروں خاندانوں کی سماجی شناخت، معاشی ڈھانچے اور سیاسی شعور کو بھی متاثر کیا۔ وہ خاص طور پر اس بات پر توجہ دیتے ہیں کہ برطانیہ میں آباد کشمیری برادری نے اپنی شناخت کو کیسے برقرار رکھا اور کس طرح اس نے آزاد کشمیر کی سیاست پر بھی اثر ڈالا۔

تنقیدی جائزہ

سوکیفیلڈ کی تحقیق شناخت اور سیاست کے موضوع پر نہایت اہم ہے، لیکن اس میں معاشی عوامل نسبتاً کم زیرِ بحث آتے ہیں۔ اس کے باوجود کشمیری شناخت کے مطالعے میں ان کا کام بنیادی مآخذ کی حیثیت رکھتا ہے۔

کیٹی گارڈنر ((Katy Gardner

کیٹی گارڈنر برطانوی ماہرِ بشریات ہیں جنہوں نے جنوبی ایشیائی ہجرت، شناخت، خاندان اور تارکینِ وطن کی سماجی زندگی پر تحقیق کی ہے۔ اگرچہ ان کی زیادہ تر تحقیق بنگلہ دیشی برادری پر مرکوز ہے، لیکن ان کے نظریاتی مباحث میرپوری ہجرت کے مطالعے میں بھی اہم سمجھے جاتے ہیں۔
گارڈنر اس بات پر زور دیتی ہیں کہ ہجرت کو صرف معاشی عمل نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ اسے شناخت، خاندان، ثقافت اور نسل در نسل تبدیلیوں کے تناظر میں بھی دیکھنا ضروری ہے۔

تنقیدی جائزہ

کیٹی گارڈنر نے ہجرت کے نظریاتی مطالعے میں اہم خدمات انجام دی ہیں، لیکن چونکہ ان کی تحقیق براہِ راست میرپور پر مرکوز نہیں، اس لیے ان کے نتائج کو احتیاط کے ساتھ میرپوری برادری پر منطبق کیا جانا چاہیے۔

تقابلی تجزیہ

ان تمام محققین کی تحقیقات کا تقابلی جائزہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ اگرچہ ان کے مطالعے کے زاویے مختلف ہیں، لیکن بنیادی نتائج میں نمایاں ہم آہنگی موجود ہے۔
راجر بیلارڈ اور ویریٹی سیف اللہ خان خاندانی روابط اور چین مائیگریشن پر زیادہ زور دیتے ہیں۔
ایان ٹالبوٹ تاریخی اور سیاسی عوامل کو نمایاں کرتے ہیں۔
مارٹن سوکیفیلڈ شناخت، سیاست اور کشمیری قومیت کے پہلوؤں پر توجہ دیتے ہیں۔

کیٹی گارڈنر ہجرت کو سماجی اور ثقافتی تبدیلی کے وسیع تناظر میں سمجھنے کی کوشش کرتی ہیں۔

نتیجہ

برطانوی مؤرخین اور سماجی محققین کی مجموعی تحقیقات اس نتیجے کی تائید کرتی ہیں کہ میرپور سے برطانیہ ہجرت کسی ایک واقعے یا ایک سرکاری فیصلے کا نتیجہ نہیں تھی۔ منگلا ڈیم، برطانوی صنعتی ضرورت، امیگریشن قوانین، خاندانی روابط، چین مائیگریشن اور سماجی ڈھانچے نے مل کر اس تاریخی عمل کو تشکیل دیا۔
اسی لیے اس موضوع کا متوازن مطالعہ صرف ایک بیانیے پر انحصار کرنے کے بجائے مختلف محققین کی تحقیقات کو یکجا کر کے ہی ممکن ہے۔

اہم نتائج

1۔ راجر بیلارڈ ہجرت میں خاندانی روابط اور چین مائیگریشن کو بنیادی اہمیت دیتے ہیں۔
2۔ ویریٹی سیف اللہ خان میرپوری خاندانوں کی سماجی ساخت اور برادری کے کردار کو نمایاں کرتی ہیں۔
3۔ ایان ٹالبوٹ منگلا ڈیم کو ایک اہم تاریخی محرک قرار دیتے ہیں، لیکن اسے واحد سبب نہیں سمجھتے۔
4۔ مارٹن سوکیفیلڈ کشمیری شناخت اور تارکین وطن کی سیاست پر توجہ مرکوز کرتے ہیں۔
5۔ کیٹی گارڈنر ہجرت کے سماجی، ثقافتی اور نظریاتی پہلوؤں کو اجاگر کرتی ہیں۔
6۔ تمام نمایاں محققین اس بات پر متفق ہیں کہ میرپور سے برطانیہ ہجرت متعدد تاریخی، معاشی، سماجی اور قانونی عوامل کا مشترکہ نتیجہ تھی۔

مراجع

1. Ballard, Roger. Desh Pardesh: The South Asian Presence in Britain. London: Hurst & Company, 1994.
2. Talbot, Ian. Pakistan: A Modern History. London: Hurst Publishers, 2009.
3. Saifullah Khan, Verity. "The Pakistanis: Mirpuri Villagers at Home and in Bradford." In Between Two Cultures: Migrants and Minorities in Britain. Edited by James L. Watson. Oxford: Blackwell, 1977.
4. Sökefeld, Martin. Struggling for Recognition. New York: Berghahn Books, 2015.
5. Gardner, Katy. Global Migrants, Local Lives: Travel and Transformation in Rural Bangladesh. Oxford: Clarendon Press, 1995.

باب ہشتم: حقیقت کیا ہے، افسانہ کیا ہے؟

کیا تمام میرپوری منگلا ڈیم کی وجہ سے برطانیہ گئے؟
مستند شواہد کی روشنی میں تجزیہ

تمہید

میرپور سے برطانیہ ہجرت کے بارے میں سب سے زیادہ دہرایا جانے والا دعویٰ یہ ہے کہ "تمام میرپوری منگلا ڈیم کی وجہ سے برطانیہ پہنچے۔" یہ جملہ عوامی گفتگو، سوشل میڈیا، صحافتی مضامین اور بعض سیاسی بیانات میں کثرت سے سننے کو ملتا ہے۔ لیکن جب اس دعوے کو تاریخی ریکارڈ، سرکاری دستاویزات اور برطانوی مؤرخین کی تحقیقات کی روشنی میں پرکھا جائے تو ایک زیادہ متوازن اور پیچیدہ تصویر سامنے آتی ہے۔
اس باب کا مقصد کسی رائج بیانیے کی تائید یا تردید نہیں، بلکہ مستند شواہد کی بنیاد پر حقیقت اور افسانے کے درمیان فرق واضح کرنا ہے۔

غلط فہمی نمبر 1
تمام میرپوری منگلا ڈیم کی وجہ سے برطانیہ گئے۔

حقیقت
یہ دعویٰ تاریخی طور پر درست نہیں۔
برطانوی اور پاکستانی ذرائع سے ثابت ہوتا ہے کہ میرپور سے برطانیہ ہجرت کا آغاز منگلا ڈیم کی تعمیر سے پہلے ہو چکا تھا۔ 1950ء کی دہائی میں متعدد میرپوری نوجوان روزگار کی غرض سے برطانیہ پہنچ چکے تھے، جہاں وہ ٹیکسٹائل، فولاد سازی، تعمیرات اور ٹرانسپورٹ کے شعبوں میں کام کر رہے تھے۔
اس لیے یہ کہنا درست نہیں کہ ہجرت کی ابتدا منگلا ڈیم کے بعد ہوئی۔

غلط فہمی نمبر 2
منگلا ڈیم کا ہجرت سے کوئی تعلق نہیں تھا۔

حقیقت
یہ مؤقف بھی تاریخی شواہد سے مطابقت نہیں رکھتا۔

منگلا ڈیم کی تعمیر کے نتیجے میں ہزاروں خاندان بے گھر ہوئے، زرعی زمینیں زیر آب آئیں اور پرانا میرپور شہر ختم ہو گیا۔ ان حالات نے ہزاروں متاثرین کو نئے معاشی مواقع تلاش کرنے پر مجبور کیا۔ چونکہ برطانیہ میں پہلے سے میرپوری برادری موجود تھی، اس لیے بہت سے خاندانوں نے اسی ملک کا رخ کیا۔
برطانوی مؤرخین اس بات پر متفق ہیں کہ منگلا ڈیم نے ہجرت کی رفتار میں نمایاں اضافہ کیا۔

غلط فہمی نمبر 3
برطانیہ نے منگلا ڈیم کے تمام متاثرین کو خصوصی ویزا دیا تھا۔

حقیقت
اس دعوے کے حق میں کوئی ایسا مستند سرکاری ثبوت موجود نہیں جس سے ثابت ہو کہ تمام متاثرین کو اجتماعی طور پر خصوصی ویزا یا برطانوی شہریت دی گئی تھی۔
اگرچہ بعض متاثرین کو مختلف قانونی ذرائع سے برطانیہ جانے کے مواقع ملے اور بعض اوقات معاوضے یا انتظامی سہولتوں کے بارے میں سیاسی بیانات سامنے آئے، لیکن برطانوی قانون میں ایسا کوئی عمومی پروگرام موجود نہیں تھا جس کے تحت تمام متاثرین کو خودکار طور پر برطانیہ منتقل کیا گیا ہو۔

غلط فہمی نمبر 4
صرف منگلا ڈیم ہی ہجرت کا سبب تھا۔

حقیقت
تاریخی تحقیق اس مؤقف کی تائید نہیں کرتی۔

برطانوی صنعتوں میں مزدوروں کی ضرورت، 1948ء کا برطانوی نیشنلٹی ایکٹ، بعد کے امیگریشن قوانین، پہلے سے موجود میرپوری برادری اور خاندانی روابط، یہ تمام عوامل اس ہجرت میں شامل تھے۔
منگلا ڈیم ان عوامل میں ایک نہایت اہم عنصر تھا، لیکن واحد سبب نہیں۔

غلط فہمی نمبر 5
برطانیہ میں موجود ہر میرپوری خاندان منگلا ڈیم سے متاثر ہوا تھا۔

حقیقت
یہ دعویٰ بھی تاریخی طور پر درست نہیں۔
بہت سے خاندان ایسے تھے جو منگلا ڈیم کی تعمیر سے پہلے ہی برطانیہ جا چکے تھے۔ کئی خاندان بعد میں خاندانی بنیادوں پر ہجرت کر کے برطانیہ پہنچے، جبکہ بعض خاندان براہِ راست منگلا ڈیم سے متاثر ہوئے تھے۔
لہٰذا پوری میرپوری برادری کو ایک ہی تاریخی تجربے سے وابستہ کرنا درست نہیں۔

برطانوی مؤرخین کا مؤقف

پروفیسر ایان ٹالبوٹ لکھتے ہیں کہ منگلا ڈیم نے میرپور کی سماجی اور معاشی ساخت کو بنیادی طور پر تبدیل کیا اور اس کے نتیجے میں برطانیہ ہجرت میں نمایاں اضافہ ہوا۔
راجر بیلارڈ کے مطابق، منگلا ڈیم اس ہجرت کا ایک فیصلہ کن محرک تھا، لیکن اس سے پہلے قائم ہونے والے خاندانی اور سماجی روابط نے اس عمل کو ممکن بنایا۔
ویریٹی سیف اللہ خان اپنی تحقیق میں واضح کرتی ہیں کہ بریڈفورڈ میں میرپوری برادری کی تشکیل صرف ایک واقعے کا نتیجہ نہیں تھی بلکہ مسلسل خاندانی ہجرت اور سماجی روابط کا ثمر تھی۔
مارٹن سوکیفیلڈ کے مطابق، منگلا ڈیم نے صرف لوگوں کی رہائش نہیں بدلی بلکہ ان کی سماجی شناخت، معاشی امکانات اور آئندہ نسلوں کے مستقبل کو بھی متاثر کیا۔

تنقیدی تجزیہ

تمام دستیاب شواہد کو یکجا کرنے سے یہ نتیجہ سامنے آتا ہے کہ میرپور سے برطانیہ ہجرت کو کسی ایک سبب سے منسوب کرنا تاریخی حقیقت کو حد سے زیادہ سادہ بنا دیتا ہے۔
اگر منگلا ڈیم تعمیر نہ ہوتا تو ممکن ہے ہجرت کی رفتار مختلف ہوتی، لیکن اگر برطانیہ میں پہلے سے میرپوری برادری، صنعتی مواقع اور قانونی راستے موجود نہ ہوتے تو صرف بے گھر ہونا اتنی بڑی بین الاقوامی ہجرت میں تبدیل نہ ہو سکتا۔
اسی طرح اگر منگلا ڈیم کے باوجود برطانیہ کے امیگریشن قوانین مکمل طور پر بند ہوتے تو ہجرت کی نوعیت بھی مختلف ہوتی۔
اس لیے یہ ہجرت کئی سیاسی، معاشی، قانونی اور سماجی عوامل کے باہمی تعامل کا نتیجہ تھی۔

خلاصۂ باب

تاریخی شواہد واضح کرتے ہیں کہ نہ تو یہ کہنا درست ہے کہ تمام میرپوری صرف منگلا ڈیم کی وجہ سے برطانیہ گئے، اور نہ ہی یہ کہنا درست ہے کہ منگلا ڈیم کا اس ہجرت میں کوئی کردار نہیں تھا۔
درست تاریخی مؤقف یہ ہے کہ میرپور سے برطانیہ ہجرت کا آغاز منگلا ڈیم سے پہلے ہو چکا تھا، جبکہ منگلا ڈیم نے اس عمل کو غیر معمولی رفتار دی۔ بعد ازاں پہلے سے آباد میرپوری خاندانوں، برطانوی صنعتوں کی ضرورت، امیگریشن قوانین اور چین مائیگریشن نے اس عمل کو مزید وسعت دی۔

اہم نتائج

1. میرپور سے برطانیہ ہجرت کا آغاز منگلا ڈیم سے پہلے ہو چکا تھا۔
2. منگلا ڈیم نے ہجرت کی رفتار میں نمایاں اضافہ کیا، لیکن وہ واحد سبب نہیں تھا۔
3. تمام متاثرین کو خصوصی برطانوی ویزا یا شہریت دیے جانے کا کوئی مستند سرکاری ثبوت موجود نہیں۔
4. برطانوی امیگریشن قوانین، صنعتی ضروریات اور خاندانی روابط نے ہجرت کے عمل میں بنیادی کردار ادا کیا۔
5. برطانوی مؤرخین کی اکثریت اس ہجرت کو متعدد عوامل کا مشترکہ نتیجہ قرار دیتی ہے۔
6. تاریخی تحقیق عوامی بیانیوں کے بجائے مستند دستاویزات اور قابلِ تصدیق شواہد کی بنیاد پر کی جانی چاہیے۔

مراجع

1. .Ian Talbot. Pakistan: A Modern History. London: Hurst Publishers, 2009
2. .Roger Ballard. Desh Pardesh: The South Asian Presence in Britain. London: Hurst & Company, 1994
3. Verity Saifullah Khan. "The Pakistanis: Mirpuri Villagers at Home and in Bradford." In Between Two Cultures: Migrants and Minorities in .Britain. Edited by James L. Watson. Oxford: Blackwell, 1977
4. .Martin Sökefeld. Struggling for Recognition. New York: Berghahn Books, 2015
5. .WAPDA. Mangla Dam Project: Official Records
6. .World Bank. Indus Waters Treaty, 1960

باب نہم: برطانیہ میں میرپوری برادری کا کردار

تمہید

برطانیہ میں میرپوری برادری کی تاریخ صرف ہجرت اور آبادکاری تک محدود نہیں رہی، بلکہ وقت گزرنے کے ساتھ اس برادری نے برطانوی معاشرے میں ایک نمایاں سماجی، معاشی، تعلیمی اور سیاسی مقام حاصل کیا۔ ابتدائی نسل نے محنت مزدوری اور صنعتی شعبوں میں کام کیا، جبکہ بعد کی نسلوں نے تعلیم، تجارت، مقامی حکومت، قومی سیاست اور فلاحی سرگرمیوں میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔ آج میرپوری نژاد برطانوی شہری، برطانیہ کی سب سے مؤثر جنوبی ایشیائی برادریوں میں شمار ہوتے ہیں۔

سیاست میں کردار

ابتدائی مہاجرین کی توجہ روزگار اور معاشی استحکام پر مرکوز تھی، لیکن دوسری اور تیسری نسل نے سیاست میں بھی نمایاں مقام حاصل کیا۔ میرپوری نژاد افراد نے مختلف سیاسی جماعتوں کے پلیٹ فارم سے بلدیاتی کونسلوں، میئر کے عہدوں، علاقائی اسمبلیوں اور برطانوی پارلیمنٹ تک رسائی حاصل کی۔
ان نمائندوں نے امیگریشن، تعلیم، صحت، سماجی مساوات، نسلی امتیاز کے خاتمے اور مقامی ترقی جیسے مسائل پر مؤثر کردار ادا کیا۔ برطانیہ کی جمہوری سیاست میں میرپوری برادری کی بڑھتی ہوئی نمائندگی اس بات کی علامت ہے کہ یہ برادری صرف ایک تارکینِ وطن کمیونٹی نہیں رہی بلکہ برطانوی سیاسی عمل کا فعال حصہ بن چکی ہے۔

تجارت اور معاشی ترقی

برطانیہ میں آباد میرپوری خاندانوں نے ملازمت کے ساتھ ساتھ کاروباری میدان میں بھی نمایاں کامیابیاں حاصل کیں۔ ابتدا میں چھوٹی دکانوں، کریانہ اسٹورز، ٹیکسی سروس، ریسٹورنٹس اور ہول سیل تجارت سے آغاز ہوا، لیکن بعد میں بہت سے خاندان تعمیرات، جائیداد، مالیاتی خدمات، درآمد و برآمد، ٹریول انڈسٹری اور دیگر کاروباری شعبوں میں داخل ہوئے۔
آج برطانیہ کے متعدد شہروں میں میرپوری نژاد کاروباری افراد ہزاروں افراد کو روزگار فراہم کر رہے ہیں اور مقامی معیشت میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ اس معاشی ترقی نے نہ صرف برطانیہ بلکہ آزاد کشمیر، خصوصاً میرپور کی معیشت پر بھی مثبت اثرات مرتب کیے۔

تعلیم میں پیش رفت

پہلی نسل کے تارکینِ وطن کی اکثریت محدود تعلیمی مواقع رکھتی تھی، لیکن انہوں نے اپنی آئندہ نسلوں کی تعلیم کو اولین ترجیح دی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ دوسری اور تیسری نسل نے برطانیہ کی ممتاز جامعات سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔

آج میرپوری نژاد برطانوی شہری طب، قانون، انجینئرنگ، انفارمیشن ٹیکنالوجی، تعلیم، صحافت، تحقیق، بینکاری، کاروبار اور سرکاری خدمات سمیت متعدد شعبوں میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ تعلیم نے اس برادری کی سماجی حیثیت اور معاشی استحکام کو مضبوط بنانے میں بنیادی کردار ادا کیا۔

مقامی حکومت میں شمولیت

برطانیہ کے مختلف شہروں میں میرپوری برادری کی نمایاں آبادی نے مقامی حکومتوں میں بھی اپنا اثر قائم کیا۔ متعدد میرپوری نژاد افراد کونسلرز، ڈپٹی میئرز اور میئرز منتخب ہوئے اور انہوں نے شہری منصوبہ بندی، تعلیم، سماجی بہبود، رہائش، نوجوانوں کی فلاح اور کمیونٹی ڈویلپمنٹ جیسے شعبوں میں اہم خدمات انجام دیں۔

مقامی حکومتوں میں اس نمائندگی نے میرپوری برادری کو نہ صرف سیاسی آواز فراہم کی بلکہ مختلف نسلی اور مذہبی برادریوں کے درمیان تعاون اور ہم آہنگی کو بھی فروغ دیا۔

پاکستانی اور کشمیری شناخت

برطانیہ میں آباد میرپوری برادری کی شناخت ایک دلچسپ سماجی اور ثقافتی موضوع ہے۔ بہت سے افراد خود کو بیک وقت برطانوی، پاکستانی اور کشمیری شناختوں کے ساتھ وابستہ سمجھتے ہیں۔

یہ شناختیں ایک دوسرے کی نفی نہیں کرتیں بلکہ مختلف تاریخی، ثقافتی اور خاندانی عوامل کے باعث ایک ساتھ موجود رہتی ہیں۔ بعض افراد اپنی شناخت میں کشمیری پس منظر کو زیادہ نمایاں کرتے ہیں، جبکہ بعض پاکستانی شناخت کو ترجیح دیتے ہیں۔ اس کے باوجود برطانیہ میں آباد اکثریت اپنی خاندانی، ثقافتی اور مذہبی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے برطانوی معاشرے کا فعال حصہ ہے۔

ماہرینِ بشریات اور سماجی محققین کے مطابق شناخت کا یہ تنوع ہجرت کرنے والی برادریوں کی ایک فطری خصوصیت ہے، جسے سیاسی تنازع کے بجائے سماجی ارتقا کے تناظر میں سمجھنا چاہیے۔

تاریخی تجزیہ

برطانوی مؤرخین اور سماجی محققین کی تحقیقات اس بات کی نشاندہی کرتی ہیں کہ میرپوری برادری نے اپنی کامیابی صرف معاشی محنت سے حاصل نہیں کی بلکہ تعلیم، خاندانی تعاون، کاروباری ذہانت، سماجی تنظیم اور جمہوری اداروں میں فعال شرکت نے بھی اس ترقی میں بنیادی کردار ادا کیا۔

یہ برادری آج برطانیہ کی کثیرالثقافتی معاشرت کا ایک نمایاں اور مؤثر حصہ ہے، جو دونوں معاشروں کے درمیان سماجی، معاشی اور ثقافتی روابط کو مضبوط بنانے میں بھی اہم کردار ادا کر رہی ہے۔

خلاصۂ باب

برطانیہ میں میرپوری برادری نے چند دہائیوں کے دوران ایک محنت کش تارکینِ وطن کمیونٹی سے ترقی کرتے ہوئے تعلیم یافتہ، بااثر اور منظم سماجی گروہ کی شکل اختیار کی۔ سیاست، تجارت، تعلیم، مقامی حکومت اور سماجی خدمات میں اس کی نمایاں موجودگی اس تاریخی ارتقا کی عکاسی کرتی ہے۔

اہم نتائج

1۔ میرپوری برادری نے برطانوی سیاست میں مؤثر نمائندگی حاصل کی۔
2۔ تجارت اور کاروبار کے میدان میں اس برادری نے قابلِ ذکر معاشی کامیابیاں حاصل کیں۔
3۔ تعلیم نے دوسری اور تیسری نسل کی سماجی اور معاشی ترقی میں بنیادی کردار ادا کیا۔
4۔ مقامی حکومتوں میں شرکت نے برادری کے اثر و رسوخ میں اضافہ کیا۔
5۔ برطانیہ میں میرپوری برادری کی شناخت برطانوی، پاکستانی اور کشمیری ثقافتی عناصر کے امتزاج پر مشتمل ہے۔
6۔ میرپوری برادری برطانیہ اور آزاد کشمیر کے درمیان سماجی، ثقافتی اور معاشی روابط کا ایک اہم ذریعہ بن چکی ہے۔

مراجع

1. .Ian Talbot. Pakistan: A Modern History. London: Hurst Publishers, 2009
2. .Roger Ballard. Desh Pardesh: The South Asian Presence in Britain. London: Hurst & Company, 1994
3. Verity Saifullah Khan. "The Pakistanis: Mirpuri Villagers at Home and in Bradford." In Between Two Cultures: Migrants and Minorities in .Britain. Edited by James L. Watson. Oxford: Blackwell, 1977
4. .Martin Sökefeld. Struggling for Recognition. New York: Berghahn Books, 2015
5. .Katharine Charsley. South Asian Migration in Britain: Historical and Contemporary Perspectives

باب دہم: نتیجہ اور تحقیقی خلاصہ

تمہید

میرپور سے برطانیہ ہجرت کی تاریخ گزشتہ کئی دہائیوں سے عوامی مباحث، سیاسی بیانات اور سماجی روایات کا حصہ رہی ہے۔ اس موضوع پر مختلف اوقات میں متعدد دعوے کیے گئے، جن میں بعض تاریخی شواہد سے مطابقت رکھتے ہیں جبکہ بعض عوامی روایت یا غیر مصدقہ معلومات پر مبنی ہیں۔ اس کتاب کا بنیادی مقصد کسی مخصوص بیانیے کی تائید یا تردید نہیں، بلکہ دستیاب تاریخی شواہد، سرکاری دستاویزات اور مستند علمی تحقیقات کی روشنی میں ایک متوازن اور غیر جانب دار تجزیہ پیش کرنا تھا۔

اس تحقیق سے واضح ہوتا ہے کہ میرپور سے برطانیہ ہجرت ایک پیچیدہ تاریخی عمل تھا، جسے کسی ایک واقعے یا ایک سرکاری فیصلے سے مکمل طور پر نہیں سمجھا جا سکتا۔

غیر جانب دار تجزیہ

اس تحقیق کے مطابق میرپور سے برطانیہ ہجرت کا آغاز منگلا ڈیم کی تعمیر سے پہلے ہو چکا تھا۔ دوسری جنگِ عظیم کے بعد برطانیہ کی صنعتی ضروریات، 1948ء کا **British Nationality Act** اور دولتِ مشترکہ کے شہریوں کے لیے نسبتاً آسان قانونی رسائی نے ابتدائی مہاجرین کو برطانیہ جانے کا موقع فراہم کیا۔

1960ء کی دہائی میں منگلا ڈیم کی تعمیر نے اس عمل کو نئی رفتار دی۔ ہزاروں خاندان بے گھر ہوئے، زرعی زمینیں زیر آب آگئیں اور بہت سے لوگوں کو متبادل معاشی مواقع تلاش کرنا پڑے۔ چونکہ برطانیہ میں پہلے ہی میرپوری برادری موجود تھی، اس لیے بڑی تعداد میں متاثرین نے وہیں ہجرت کو ترجیح دی۔

بعد ازاں 1962ء، 1968ء اور 1971ء کے برطانوی امیگریشن قوانین نے ہجرت کے طریقۂ کار کو تبدیل کیا۔ اگرچہ قانونی پابندیاں بڑھ گئیں، لیکن خاندانی ملاپ ((Family Reunionاور چین مائیگریشن ((Chain Migrationکے ذریعے ہجرت کا سلسلہ جاری رہا۔

اس تحقیق سے یہ بھی واضح ہوا کہ منگلا ڈیم ہجرت کا ایک انتہائی اہم محرک تھا، لیکن واحد سبب نہیں تھا۔ برطانوی صنعتوں کی افرادی قوت کی ضرورت، قانونی مواقع، پہلے سے موجود میرپوری برادری، خاندانی روابط اور معاشی حالات نے اس تاریخی عمل میں یکساں اہم کردار ادا کیا۔

تاریخی حقائق کا خلاصہ

اس تحقیق کے دوران درج ذیل تاریخی حقائق مستند ذرائع سے سامنے آئے:
1۔ میرپور سے برطانیہ ہجرت کا آغاز 1950ء کی دہائی میں، منگلا ڈیم کی تعمیر سے پہلے ہو چکا تھا۔
2۔ 1948ء کا **British Nationality Act** دولتِ مشترکہ کے شہریوں کے لیے برطانیہ میں داخلے کی قانونی بنیاد فراہم کرتا تھا۔
3۔ منگلا ڈیم کی تعمیر 1962ء سے 1967ء کے درمیان ہوئی اور اس کے نتیجے میں ایک لاکھ سے زائد افراد متاثر ہوئے جبکہ سینکڑوں دیہات مکمل یا جزوی طور پر زیر آب آئے۔
4۔ ایسا کوئی مستند برطانوی قانونی ثبوت موجود نہیں جس سے ثابت ہو کہ تمام منگلا متاثرین کو خصوصی ویزا، خصوصی شہریت یا خودکار طور پر برطانیہ منتقل ہونے کا حق دیا گیا تھا۔
5۔ 1962ء، 1968ء اور 1971ء کے امیگریشن قوانین نے برطانیہ میں داخلے کی شرائط کو سخت کیا، لیکن خاندانی ملاپ اور قانونی امیگریشن کے دیگر ذرائع برقرار رہے۔
6۔ برطانیہ میں پہلے سے آباد میرپوری خاندانوں نے بعد میں آنے والے رشتہ داروں کی آبادکاری، روزگار اور سماجی انضمام میں بنیادی کردار ادا کیا۔
7۔ برطانوی مؤرخین اور سماجی محققین کی اکثریت اس بات پر متفق ہے کہ میرپور سے برطانیہ ہجرت متعدد تاریخی، معاشی، سماجی اور قانونی عوامل کا مشترکہ نتیجہ تھی۔

تحقیقی نتائج

اس مطالعے سے درج ذیل نتائج اخذ کیے جا سکتے ہیں:
پہلا، منگلا ڈیم اور میرپور سے برطانیہ ہجرت کے درمیان گہرا تعلق موجود ہے، لیکن اس تعلق کو واحد سبب قرار دینا تاریخی حقائق کی درست ترجمانی نہیں۔
دوسرا، ابتدائی میرپوری مہاجرین نے بعد میں آنے والی نسلوں کے لیے سماجی اور معاشی بنیاد فراہم کی، جس نے چین مائیگریشن کے عمل کو ممکن بنایا۔
تیسرا، برطانوی امیگریشن قوانین نے ہجرت کو مکمل طور پر نہیں روکا بلکہ اس کے قانونی طریقۂ کار کو تبدیل کیا۔
چوتھا، میرپوری برادری نے برطانیہ میں سیاست، تجارت، تعلیم، مقامی حکومت اور سماجی خدمات کے میدان میں نمایاں مقام حاصل کیا اور آج برطانیہ کی اہم جنوبی ایشیائی برادریوں میں شمار ہوتی ہے۔
پانچواں، عوامی روایات اور تاریخی شواہد میں فرق کو سمجھنا علمی دیانت داری کی بنیادی شرط ہے۔

مستقبل کے لیے تحقیق کے پہلو

اگرچہ میرپور سے برطانیہ ہجرت پر قابلِ قدر تحقیق ہو چکی ہے، تاہم کئی موضوعات ایسے ہیں جن پر مزید علمی کام کی ضرورت باقی ہے۔
ان میں منگلا ڈیم کے متاثرین کی زبانی تاریخ (Oral History)، مختلف نسلوں میں شناخت کی تبدیلی، برطانیہ میں میرپوری خواتین کا کردار، نئی نسل کے سماجی و معاشی رجحانات، برطانیہ اور آزاد کشمیر کے درمیان ترسیلاتِ زر کے طویل المدتی اثرات، اور بریگزٹ کے بعد میرپوری برادری کی معاشرتی و معاشی صورتحال جیسے موضوعات شامل ہیں۔
اسی طرح برطانوی، پاکستانی اور آزاد کشمیر کے سرکاری آرکائیوز میں موجود غیر مطبوعہ دستاویزات پر مزید تحقیق اس موضوع کے کئی نئے پہلو سامنے لا سکتی ہے۔

اختتامی کلمات

تاریخ کا مقصد کسی پہلے سے قائم نظریے کو ثابت کرنا نہیں بلکہ شواہد کی بنیاد پر حقیقت تک پہنچنا ہے۔ میرپور سے برطانیہ ہجرت کی داستان بھی اسی اصول کی متقاضی ہے۔ یہ نہ صرف ایک ترقیاتی منصوبے کے اثرات کی کہانی ہے بلکہ انسانی عزم، سماجی روابط، قانونی تبدیلیوں اور نئے معاشروں میں خود کو منوانے کی جدوجہد کی تاریخ بھی ہے۔
اس تحقیق کا حاصل یہ ہے کہ منگلا ڈیم نے ہجرت کی رفتار میں نمایاں اضافہ کیا، مگر اس ہجرت کی بنیاد اس سے پہلے ہی رکھ دی گئی تھی۔ بعد ازاں برطانوی امیگریشن قوانین، خاندانی روابط، چین مائیگریشن اور برطانوی معیشت کی ضروریات نے اس عمل کو نئی جہت دی۔ اسی متوازن نقطۂ نظر کے ذریعے میرپور سے برطانیہ ہجرت کی تاریخ کو زیادہ درست اور جامع انداز میں سمجھا جا سکتا ہے۔

مراجع

1. Ballard, Roger. *Desh Pardesh: The South Asian Presence in Britain*. London: Hurst & Company, 1994.
2. Talbot, Ian. *Pakistan: A Modern History*. London: Hurst Publishers, 2009.
3. Saifullah Khan, Verity. "The Pakistanis: Mirpuri Villagers at Home and in Bradford." In *Between Two Cultures: Migrants and Minorities in Britain*. Edited by James L. Watson. Oxford: Blackwell, 1977.
4. Sökefeld, Martin. *Struggling for Recognition*. New York: Berghahn Books, 2015.
5. WAPDA. *Mangla Dam Project: Official Reports*.
6. World Bank. *Indus Waters Treaty*, 1960.
7. British Nationality Act 1948.
8. Commonwealth Immigrants Act 1962.
9. Commonwealth Immigrants Act 1968.
10. Immigration Act 1971.

ضمیمہ الف

برطانوی مؤرخین، سماجی ماہرین اور سرکاری دستاویزات کی اہم آراء (خلاصہ)

1- Roger Ballard — میرپوری ہجرت اور Chain Migration

Roger Ballard کے مطابق میرپور سے برطانیہ ہجرت کسی ایک واقعے کا نتیجہ نہیں تھی بلکہ ایک تدریجی تاریخی عمل تھا۔ ابتدائی مہاجرین نے برطانیہ میں روزگار حاصل کیا، اپنے خاندانوں اور عزیزوں کو وہاں بلایا، اور یوں سلسلہ وار ہجرت (Chain Migration) وجود میں آئی۔ ان کی تحقیق کے مطابق منگلا ڈیم نے اس عمل کو نمایاں طور پر تیز کیا، لیکن اس کی بنیاد پہلے ہی رکھی جا چکی تھی۔

2- Roger Ballard — منگلا ڈیم بطور Catalyst

Ballard اس بات کی وضاحت کرتے ہیں کہ منگلا ڈیم کو میرپور سے برطانیہ ہجرت کا واحد سبب قرار دینا درست نہیں۔ ان کے نزدیک یہ ایک فیصلہ کن محرک (Catalyst) تھا جس نے پہلے سے موجود ہجرتی رجحانات کو مزید رفتار دی۔

3- Verity Saifullah Khan — میرپور کی سماجی و معاشی تبدیلی

Verity Saifullah Khan نے میرپور اور برطانیہ کے درمیان قائم ہونے والے سماجی و خاندانی روابط کا تفصیلی مطالعہ کیا۔ ان کے مطابق بیرونِ ملک روزگار، رشتہ داری کے مضبوط نظام اور معاشی مواقع نے للمیرپور کے دیہی معاشرے میں نمایاں تبدیلیاں پیدا کیں۔

4- Ian Talbot — منگلا ڈیم اور نقلِ مکانی

Ian Talbot کے مطابق منگلا ڈیم پاکستان کی تاریخ کے اہم ترقیاتی منصوبوں میں شمار ہوتا ہے، لیکن اس کے نتیجے میں بڑے پیمانے پر نقلِ مکانی بھی ہوئی۔ ان کی تحقیق ظاہر کرتی ہے کہ بے گھر ہونے والے بہت سے خاندانوں نے برطانیہ کو بہتر معاشی مستقبل کے طور پر منتخب کیا۔

5- Martin Sökefeld — میرپور، شناخت اور ہجرت

Martin Sökefeld کے مطابق منگلا ڈیم صرف ایک آبی منصوبہ نہیں تھا بلکہ اس نے ہزاروں افراد کی سماجی شناخت، مقامی تعلقات اور مستقبل کو متاثر کیا۔ ان کی تحقیق میں نقلِ مکانی کو شناخت، یادداشت اور سیاسی شعور کے تناظر میں بھی دیکھا گیا ہے۔

6- Katy Gardner — خاندان، شناخت اور ہجرت

Katy Gardner کے مطابق جنوبی ایشیا سے برطانیہ ہجرت کو صرف معاشی عوامل سے نہیں سمجھا جا سکتا۔ خاندانی تعلقات، سماجی ذمہ داریاں، ثقافتی وابستگیاں اور نسل در نسل روابط بھی ہجرت کے تسلسل میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔

7- World Bank — سندھ طاس معاہدہ اور منگلا منصوبہ

عالمی بینک کے ریکارڈ کے مطابق سندھ طاس معاہدہ پاکستان اور بھارت کے درمیان دریائی پانی کی تقسیم کے لیے ایک بنیادی معاہدہ تھا۔ اسی معاہدے کے نتیجے میں پاکستان نے مغربی دریاؤں پر بڑے آبی منصوبے، خصوصاً منگلا ڈیم، تعمیر کیے تاکہ آبپاشی اور بجلی کی ضروریات پوری کی جا سکیں۔

8- WAPDA — منگلا ڈیم، متاثرین اور بحالی

واپڈا کی سرکاری دستاویزات کے مطابق منگلا ڈیم کی تعمیر سے متعدد دیہات اور ایک بڑی آبادی متاثر ہوئی۔ متاثرین کو معاوضہ، متبادل اراضی اور آبادکاری کی مختلف سہولیات فراہم کرنے کے لیے متعدد اقدامات کیے گئے، اگرچہ ان کی افادیت اور کامیابی پر مختلف آراء موجود ہیں۔

9- British Nationality Act 1948

اس قانون نے دولتِ مشترکہ کے شہریوں کو برطانیہ میں داخلے اور آباد ہونے کے قانونی مواقع فراہم کیے۔ میرپور سے برطانیہ جانے والے ابتدائی مہاجرین نے اسی قانونی فریم ورک سے فائدہ اٹھایا۔

10- Commonwealth Immigrants Act 1962

اس قانون نے پہلی مرتبہ دولتِ مشترکہ کے شہریوں کے برطانیہ میں داخلے پر باقاعدہ پابندیاں اور ورک واؤچر نظام متعارف کرایا، جس سے امیگریشن کا طریقۂ کار پہلے کے مقابلے میں زیادہ منظم اور محدود ہو گیا۔

11- Commonwealth Immigrants Act 1968

1968ء کے قانون نے برطانوی شہریت سے متعلق شرائط مزید سخت کر دیں اور صرف مخصوص خاندانی یا قانونی تعلق رکھنے والے افراد کے لیے داخلہ نسبتاً آسان رکھا۔

12- Immigration Act 1971

اس قانون نے برطانوی امیگریشن نظام کو نئی قانونی بنیاد فراہم کی اور "Right of Abode" کے تصور کو متعارف کرایا، جس کے بعد برطانیہ میں مستقل رہائش اور داخلے کے قوانین مزید واضح اور سخت ہو گئے۔

13- Hansard (House of Commons Debates)

برطانوی پارلیمنٹ کے مباحث سے ظاہر ہوتا ہے کہ 1950ء اور 1960ء کی دہائیوں میں دولتِ مشترکہ سے ہونے والی ہجرت، روزگار، رہائش اور سماجی انضمام اہم سیاسی موضوعات تھے، جن کے نتیجے میں امیگریشن قوانین میں تبدیلیاں کی گئیں۔

Hansard (House of Lords Debates) -14

ایوانِ بالا میں بھی امیگریشن، دولتِ مشترکہ کے شہریوں کے حقوق اور برطانوی معاشرے پر ہجرت کے اثرات پر تفصیلی مباحث ہوئے، جنہوں نے بعد کی قانون سازی پر اثر ڈالا۔

The National Archives (United Kingdom) -15

برطانوی قومی آرکائیوز میں محفوظ سرکاری ریکارڈ اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ برطانیہ کی امیگریشن پالیسی وقت کے ساتھ مرحلہ وار تبدیل ہوئی۔ دستیاب دستاویزات میں ایسا کوئی عمومی ثبوت نہیں ملتا کہ منگلا ڈیم کے تمام متاثرین کو اجتماعی طور پر خصوصی ویزا یا خودکار شہریت دی گئی ہو۔ اس کے برعکس، ہجرت مختلف ادوار کے قانونی ضوابط اور انفرادی اہلیت کے مطابق ہوتی رہی۔

ضمیمہ ب

منتخب تاریخی دستاویزات

اس ضمیمہ میں وہ اہم سرکاری، قانونی اور تاریخی دستاویزات شامل کی گئی ہیں جن پر اس کتاب کی تحقیق بڑی حد تک استوار ہے۔ ان دستاویزات کی مدد سے منگلا ڈیم، میرپور سے برطانیہ ہجرت، برطانوی امیگریشن قوانین اور متعلقہ تاریخی واقعات کا غیر جانب دار مطالعہ ممکن ہوتا ہے۔

1۔ سندھ طاس معاہدہ (Indus Waters Treaty, 1960)

پاکستان اور بھارت کے درمیان دریائی پانی کی تقسیم کا تاریخی معاہدہ، جس پر 19 ستمبر 1960ء کو دستخط ہوئے۔ اس معاہدے کی ثالثی عالمی بینک نے کی اور یہی معاہدہ منگلا ڈیم اور تربیلا ڈیم جیسے بڑے آبی منصوبوں کی بنیاد بنا۔

2۔ منگلا ڈیم پراجیکٹ کی سرکاری دستاویزات (WAPDA)

واپڈا کی رپورٹس میں منگلا ڈیم کی منصوبہ بندی، تعمیر، متاثرہ دیہات، متاثرہ آبادی، معاوضہ، آبادکاری اور بعد ازاں ڈیم کی بلندی بڑھانے کے منصوبے سے متعلق سرکاری معلومات شامل ہیں۔

3۔ عالمی بینک کی منصوبہ جاتی رپورٹس (World Bank)

عالمی بینک کی رپورٹس میں سندھ طاس معاہدے، مالی معاونت، منصوبہ بندی، آبی وسائل کے انتظام اور منگلا منصوبے کے تکنیکی و معاشی پہلوؤں کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

British Nationality Act 1948 -4

یہ قانون دولتِ مشترکہ کے شہریوں کی برطانوی شہریت اور برطانیہ میں داخلے کے قانونی حقوق کی بنیاد فراہم کرتا ہے اور میرپور سے ابتدائی ہجرت کو سمجھنے کے لیے بنیادی دستاویز ہے۔

Commonwealth Immigrants Act 1962 -5

اس قانون کے ذریعے پہلی مرتبہ دولتِ مشترکہ کے شہریوں کے لیے ورک واؤچر اور امیگریشن کنٹرول کا نظام متعارف کرایا گیا۔

Commonwealth Immigrants Act 1968 -6

اس قانون نے برطانوی شہریت اور داخلے کے قوانین کو مزید محدود کیا اور خاندانی تعلقات کی بنیاد پر امیگریشن کی نئی شرائط متعین کیں۔

Immigration Act 1971 -7

اس قانون نے برطانیہ کے جدید امیگریشن نظام کی قانونی بنیاد رکھی اور مستقل رہائش و داخلے سے متعلق نئے اصول متعارف کرائے۔

Hansard (House of Commons Debates) -8

برطانوی ایوانِ زیریں کی کارروائی، جس میں امیگریشن، دولتِ مشترکہ کے شہریوں، مزدوروں کی ضرورت اور امیگریشن قوانین پر ہونے والے مباحث محفوظ ہیں۔

Hansard (House of Lords Debates) -9

برطانوی ایوانِ بالا کی کارروائی، جس میں امیگریشن پالیسی، شہریت اور قانون سازی سے متعلق اہم مباحث درج ہیں۔

The National Archives (United Kingdom) -10

برطانوی قومی آرکائیوز میں محفوظ سرکاری ریکارڈ، مراسلات، پالیسی دستاویزات اور امیگریشن سے متعلق تاریخی مواد اس موضوع کی تحقیق کے بنیادی مآخذ میں شامل ہیں۔

11. آزاد جموں و کشمیر حکومت کا ریکارڈ

آزاد جموں و کشمیر حکومت کے مختلف محکموں کی رپورٹس اور دستاویزات میں متاثرہ علاقوں، آبادکاری، معاوضہ اور انتظامی اقدامات سے متعلق معلومات موجود ہیں۔

12. پاکستان کی مردم شماری اور سرکاری شماریاتی رپورٹس

پاکستان بیورو آف اسٹیٹسٹکس اور دیگر سرکاری اداروں کے اعداد و شمار میرپور کی آبادی، نقلِ مکانی اور سماجی تبدیلیوں کے مطالعے میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔

ضمیمہ ب کی اہمیت

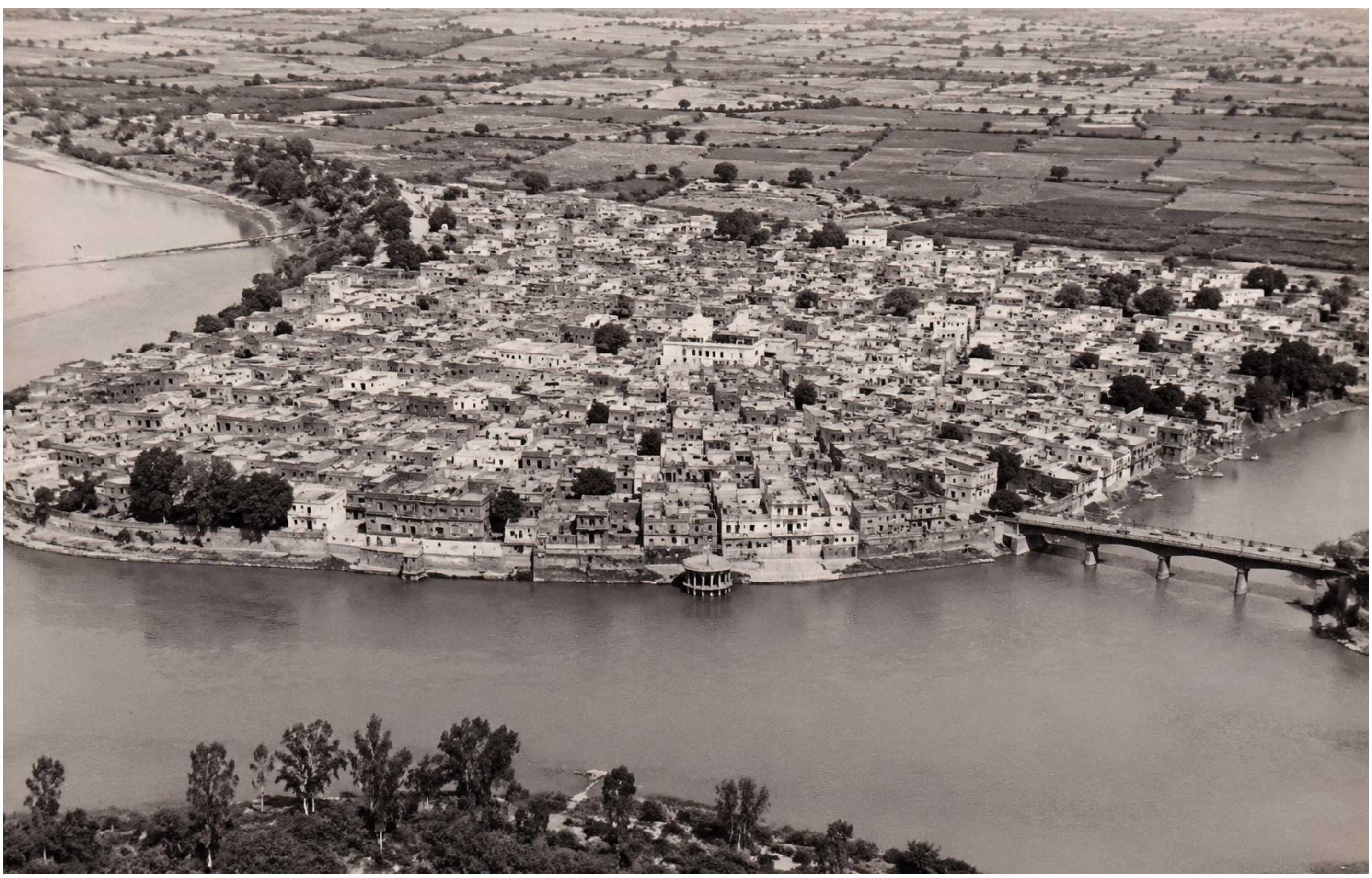
اس کتاب میں پیش کیے گئے تاریخی تجزیات، قانونی مباحث اور تحقیقی نتائج بنیادی طور پر انہی سرکاری اور دستاویزی مآخذ پر مبنی ہیں۔ ان دستاویزات کا مقصد کسی مخصوص بیانیے کی تائید نہیں بلکہ تاریخی حقائق کو ان کی اصل شکل میں سمجھنا اور پیش کرنا ہے۔ یہی دستاویزی بنیاد اس تحقیق کو محض روایتی بیانیے سے ممتاز کرتی ہے اور اسے ایک مستند علمی مطالعہ بناتی ہے۔

ضمیمہ ج

منتخب تاریخی تصاویر

اس ضمیمہ میں وہ تاریخی تصاویر شامل کی جائیں گی جو منگلا ڈیم، میرپور کی سماجی و جغرافیائی تبدیلی، اور برطانیہ میں میرپوری برادری کی تاریخ کو بصری انداز میں سمجھنے میں مدد دیتی ہیں۔
تمام تصاویر کے ساتھ ان کا ماخذ، تاریخ (جہاں دستیاب ہو) اور مختصر وضاحت درج کی جائے گی۔

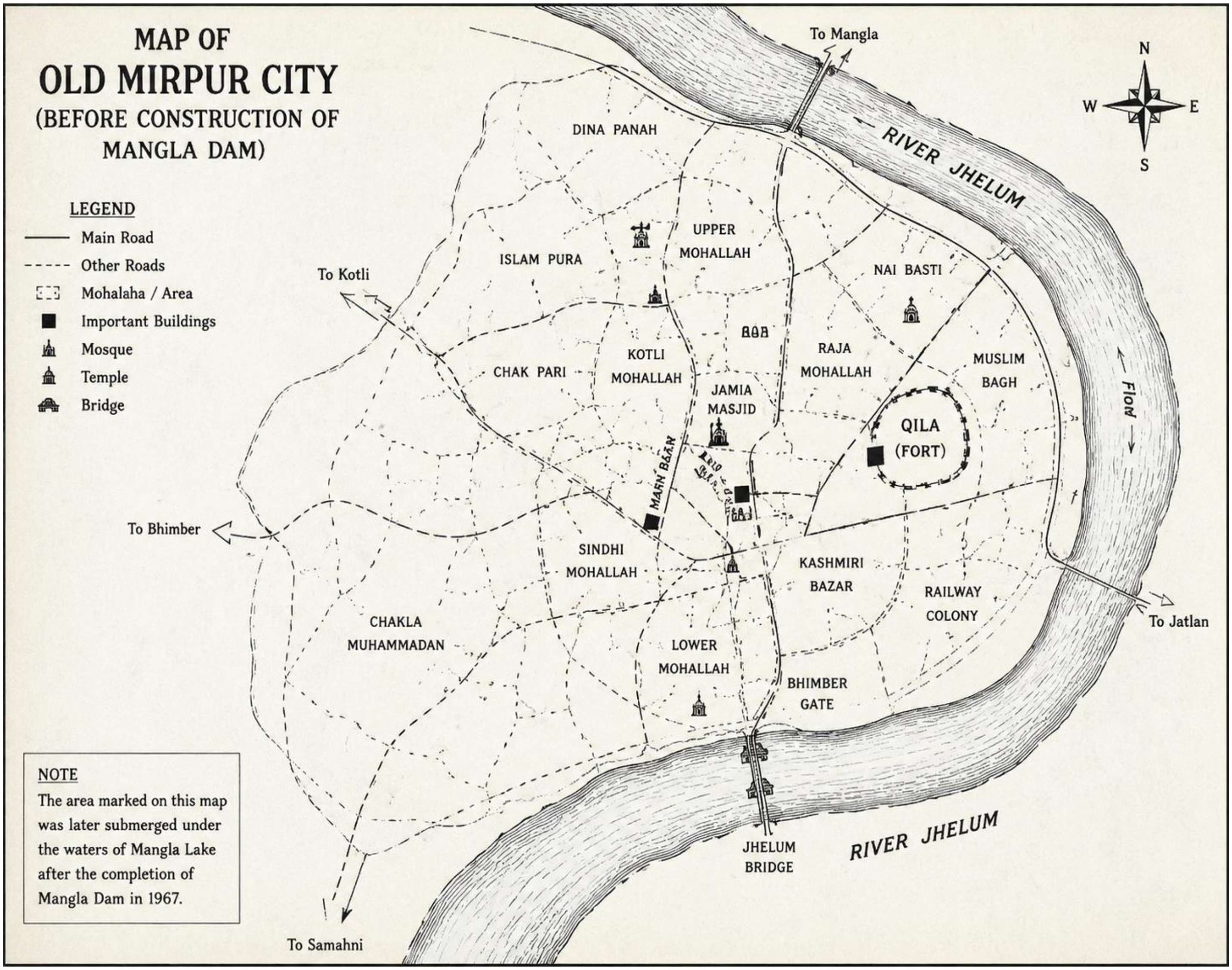
تصویر نمبر 1



صمنگلا ڈیم کی تعمیر سے قبل قدیم میرپور شہر کا فضائی منظر

مختصر تعارف:
یہ تصویر قدیم میرپور شہر کی جغرافیائی ساخت، رہائشی علاقوں اور شہری ترتیب کو ظاہر کرتی ہے، جو بعد میں منگلا جھیل کے زیر آب آ گیا۔

تصویر نمبر 2



قدیم میرپور شہر کا نقشہ (منگلا ڈیم سے قبل)

مختصر تعارف:
اس نقشے میں قدیم میرپور، اہم سڑکیں، بازار، دیہات اور دریائے جہلم کا محلِ وقوع دکھایا گیا ہے۔

تصویر نمبر 3



منگلا ڈیم کی تعمیر کے دوران کا منظر (1962ء–1967ء)

مختصر تعارف:
اس تصویر میں ڈیم کی تعمیر، بھاری مشینری، انجینئرنگ سرگرمیوں اور تعمیراتی مراحل کی جھلک پیش کی گئی ہے۔

تصویر نمبر 4



منگلا ڈیم کی تکمیل کے بعد جھیل کا فضائی منظر

مختصر تعارف:

یہ تصویر منگلا جھیل، ڈیم کے مرکزی حصے اور اس کے اطراف کے علاقوں کی نئی جغرافیائی صورتِ حال کو واضح کرتی ہے۔

تصویر نمبر 5



دیم میرپور شہر کے زیرِ آب آنے کے بعد کا منظر

مختصر تعارف:
یہ تصویر منگلا جھیل کے قیام کے بعد قدیم میرپور کے علاقے میں آنے والی جغرافیائی تبدیلی کی نمائندگی کرتی ہے۔

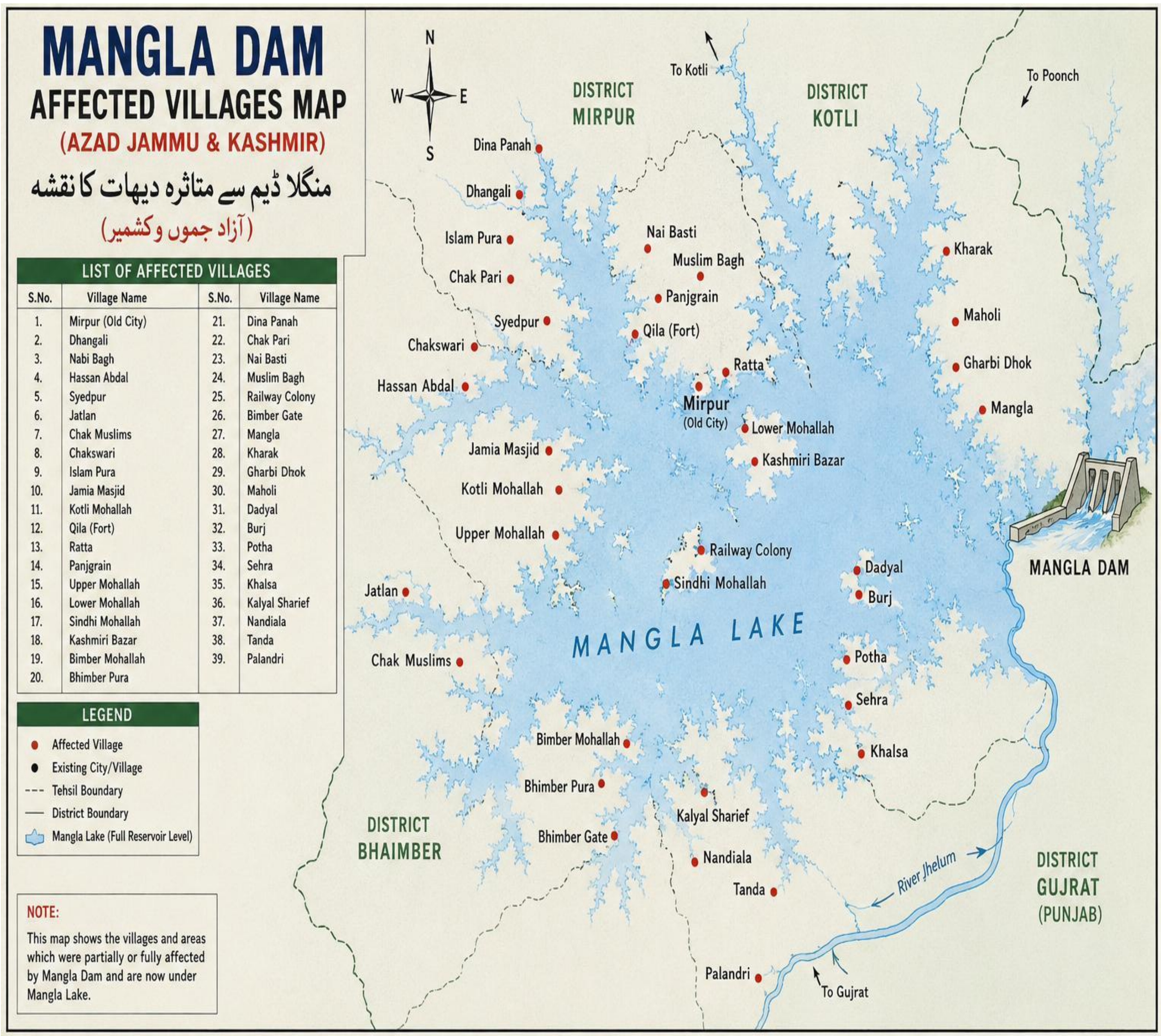
تصویر نمبر 6



نیو میرپور (New Mirpur City)

مختصر تعارف:
متاثرین منگلا ڈیم کی آبادکاری کے لیے تعمیر کیے گئے نئے شہر کی نمائندہ تصویر۔

تصویر نمبر 7



منگلا ڈیم سے متاثرہ دیہات کا نقشہ

مختصر تعارف:
اس نقشے میں ان علاقوں کی نشاندہی کی گئی ہے جو منگلا جھیل بننے کے نتیجے میں زیر آب آئے یا متاثر ہوئے۔

تصویر نمبر 8



1960ء اور 1970ء کی دہائی میں برطانیہ پہنچنے والے ابتدائی میرپوری مہاجرین

مختصر تعارف:
یہ تصویر برطانیہ میں آباد ہونے والی ابتدائی میرپوری برادری کی تاریخی موجودگی کی عکاسی کرتی ہے۔

تصویر نمبر 9



بریڈفورڈ، برمنگھم، لوٹن اور اولڈہم میں میرپوری برادری

مختصر تعارف:

تصویر نمبر 10



منگلا ڈیم کا موجودہ فضائی منظر

مختصر تعارف:
منگلا ڈیم، پاور ہاؤس، سپل وے اور منگلا جھیل کی موجودہ صورتِ حال کو ظاہر کرنے والی تصویر۔

Bibliography (Chicago Style)

Books

Ballard, Roger, ed. Desh Pardesh: The South Asian Presence in Britain. London: C. Hurst & Co., 1994.
Gardner, Katy. Global Migrants, Local Lives: Travel and Transformation in Rural Bangladesh. Oxford: Oxford University Press, 1995.
Talbot, Ian. Pakistan: A Modern History. London: Hurst & Company, 1998.
Talbot, Ian. Pakistan: A New History. London: Hurst & Company, 2012.

Book Chapters

Ballard, Roger. "Migration and Kinship: The Differential Effect of Marriage Rules on the Processes of Punjabi Migration to Britain." In South Asians Overseas: Migration and Ethnicity, edited by Colin Clarke, Ceri Peach, and Steven Vertovec, 219–249. Cambridge: Cambridge University Press, 1990.
Ballard, Roger. "The Context and Consequences of Migration: Jullundur and Mirpur Compared." New Community 11, nos. 1–2 (1983): 117–136.
Ballard, Roger. "A Case of Capital-Rich Under-development: The Paradoxical Consequences of Successful Transnational Entrepreneurship from Mirpur." Contributions to Indian Sociology 37, nos. 1–2 (2003): 25–57.
Saifullah Khan, Verity. "The Pakistanis: Mirpuri Villagers at Home and in Bradford." In Between Two Cultures: Migrants and Minorities in Britain, edited by James L. Watson, 57–89. Oxford: Basil Blackwell, 1977.

Books and Chapters on Kashmir and Diaspora
Sökefeld, Martin, and Marta Bolognani. "Projecting Kashmir in Britain." In Pakistan and Its Diaspora: Multidisciplinary Approaches, edited by Marta Bolognani and Stephen M. Lyon. New York: Palgrave Macmillan, 2011.

Government Documents

Government of Pakistan and Government of India.
Indus Waters Treaty, 1960.
Karachi, 1960.
Pakistan Water and Power Development Authority (WAPDA).
Mangla Dam Project Reports.
Lahore: WAPDA.
Pakistan Water and Power Development Authority (WAPDA).
Mangla Dam Raising Project Reports.
Lahore: WAPDA.

International Organizations

World Bank.
Indus Waters Treaty 1960.
Washington, D.C.: World Bank, 1960.
World Bank.
Pakistan Water and Power Development Program Reports.
Washington, D.C.: World Bank.

United Kingdom Legislation

Great Britain.
British Nationality Act 1948.
London: His Majesty's Stationery Office, 1948.
Great Britain.
Commonwealth Immigrants Act 1962.
London: His Majesty's Stationery Office, 1962.
Great Britain.

Commonwealth Immigrants Act 1968.
London: His Majesty's Stationery Office, 1968.
Great Britain.
Immigration Act 1971.
London: His Majesty's Stationery Office, 1971.

Parliamentary Records

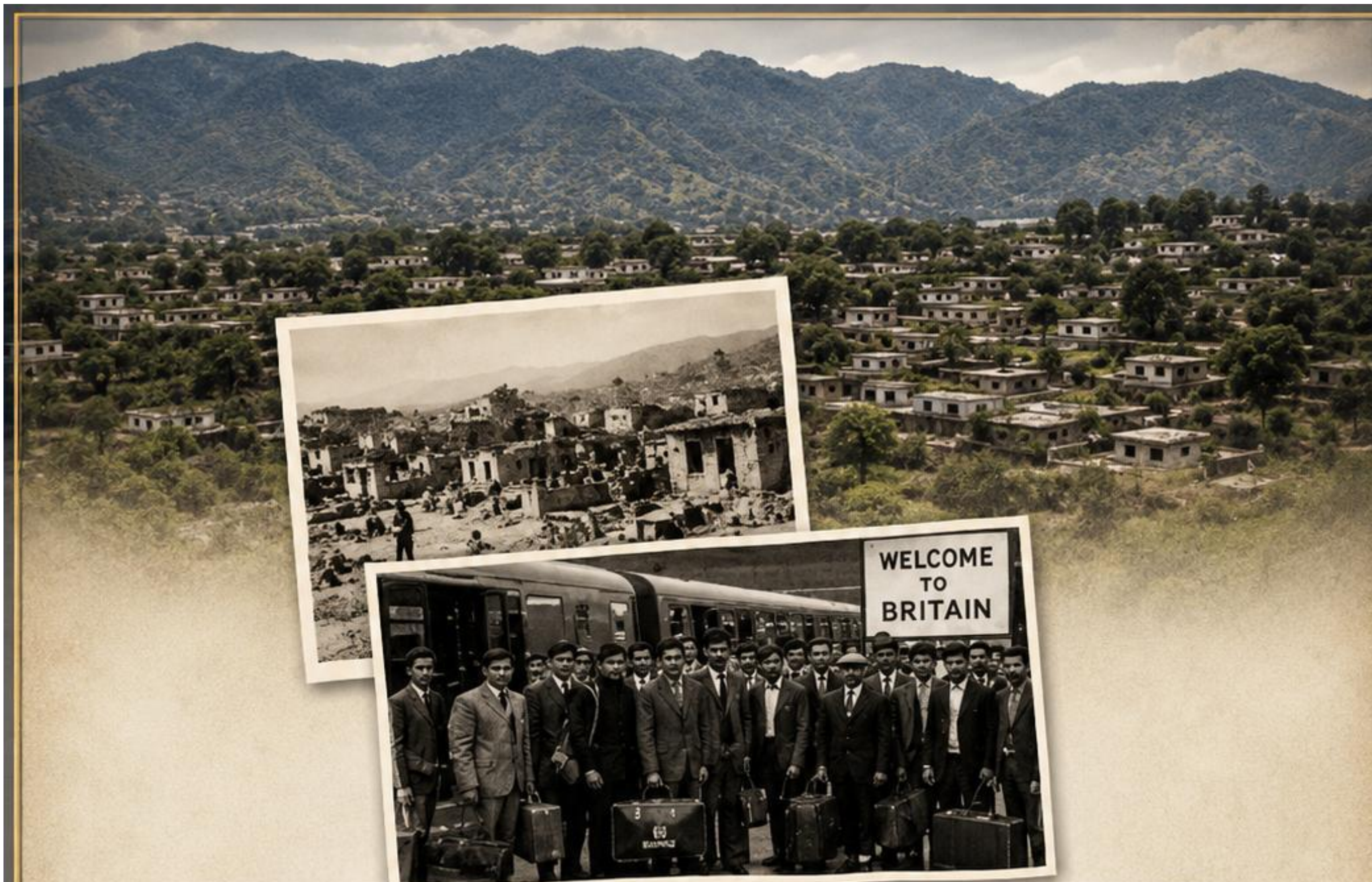
Great Britain.
Hansard: House of Commons Debates.
London: UK Parliament.
Great Britain.
Hansard: House of Lords Debates.
London: UK Parliament.

Archives

The National Archives (United Kingdom).
Colonial Office, Commonwealth Relations Office and Home Office Records.
British Library.
India Office Records.

Statistical Sources

Office for National Statistics (ONS).
Census of England and Wales.
London: ONS.
Pakistan Bureau of Statistics.
Population Census Reports.
Islamabad: Government of Pakistan.
Government of Azad Jammu and Kashmir.
Statistical Year Book.
Muzaffarabad.



یہ کتاب میرپور سے برطانیہ ہجرت کی ایک ایسی داستان ہے جو صرف ایک مقام یا سفر کی تفصیل نہیں، بلکہ جدوجہد، خواب، قربانی اور نئی زندگی کی تلاش کی ایک صدا ہے۔ منگلا ڈیم کی تعمیر نے جہاں ایک طرف ترقی کی راہیں ہموار کیں، وہیں ہزاروں خاندانوں کو اپنی مٹی، اپنے گھر اور اپنی یادوں سے دور کر دیا۔ یہ کتاب ان تمام لوگوں کے نام ہے جنھوں نے امید کا دامن تھامی اور بہتر مستقبل کی تلاش میں سرزمین برطانیہ کا رخ کیا۔

اس میں ان افراد کی کہانیاں، اُن کے تجربات، خوشیاں، دکھ، کامیابیاں اور چیلنجز کو سمیٹنے کی کوشش کی گئی ہے، تاکہ آنے والی نسلیں اپنی جڑوں سے جڑی رہیں اور یہ جان سکیں کہ ان کے بزرگوں نے کس حوصلے اور عزم کے ساتھ ایک نئی دنیا میں اپنی پہچان بنائی۔

یہ کتاب تاریخ کا ایک حصہ ہے، یادوں کا ایک ذخیرہ ہے اور مستقبل کے لیے ایک مشعل راہ۔
آیئے، ان داستانوں کو محفوظ کریں، ان سے سیکھیں اور اپنی شناخت پر فخر کریں۔

میرپور سے برطانیہ:
رشتے & یادیں

برطانیہ میں زندگی:
تجربات & کامیابیاں

ہجرت کا سفر:
کہانیاں & تجربات

منگلا ڈیم:
تعمیر و اطلاعات

فرقان پبلشر
اپن بک ڈسیلرز
www.farqanpublishers.com

ISBN 978-969-7244-69-6
9 789697 244696